الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور



شائع کردہ:
شعبۂ نشریات: الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ اتر پردیش (انڈیا)

نام کتاب	الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور
ترتیب	مولانا یٰس اختر مصباحی
طبع اول	۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء
ناشر	شعبۂ نشریات، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور
صفحات	۸۰
مکمل پتہ	الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ۔ یوپی۔ انڈیا
فون نمبر	50149-50148-50092
کوڈ نمبر	05462
ھدیہ	دعائے خیر برائے تعمیر و ترقی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

الجامعة الاشرفيه كا تعاون

ڈرافٹ بسلسلۂ تعمیر بنام : AL JAMIA TUL ASHRAFIA

ڈرافٹ بسلسلۂ تعلیم بنام : MADRASA ASHRAFIA

رجسٹری بنام و پتہ: منیجر الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ۔ یوپی۔ انڈیا

رابطہ کا پتہ

دفتر الجامعۃ الاشرفیہ۔ مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ۔ یوپی۔ انڈیا

فہرستِ مضامین

انتساب

ھندوپاک کی سب سے عظیم اور مرکزی درس گاہ

الجامعة الاشرفيه

اور فقرِ حیدری و غنائے عثمانی کے حامل

اہلِ مبارک پور

کے نام

نیاز مند

یٰسٓ اختر مصباحی

نزیل حال الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

یکم ربیع الآخر ۱۴۲۱ھ

۵/ جولائی ۲۰۰۰ء

تہدیہ

اپنے ان آقایان نعمت اور مربیان اشرفیہ کی خدمت میں بصد خلوص و عقیدت و احترام:

(۱) فقیہ اسلام امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا حنفی قادری برکاتی بریلوی۔

وصال: ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء

(۲) شیخ المشائخ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی

وصال: ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء

(۳) صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی

وصال: ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء

(۴) محدث اعظم ہند حضرت مولانا سید محمد اشرفی کچھوچھوی

وصال: ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۰ء

(۵) مفتی اعظم ہند حضرت مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری برکاتی بریلوی

وصال: ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۱ء

(۶) حافظ ملت حضرت مولانا الشاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی

وصال: ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء

(۷) مجاہد ملت حضرت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری۔ جامعہ حبیبیہ الہ آباد

وصال: ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

(۸) سید العلما حضرت مولانا شاہ سید آل مصطفیٰ قادری برکاتی مارہروی

وصال: ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء

(۹) احسن العلما حضرت مولانا سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن قادری برکاتی مارہروی

وصال: ۱۴۰۵ھ / ۱۹۹۵ء

(۱۰) حضرت علامہ عبد المصطفیٰ الازہری دار العلوم امجدیہ پاکستان

وصال: ۱۴۱۰ھ / ۱۹۹۰ء

(۱۱) شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی

وصال: ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء

رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

اگر سیاہ دلم داغِ لالہ زار تو ام
وگر کشادہ جبینم گلِ بہارِ تو ام

نیاز کیش

یٰسٓ اختر مصباحی

نزیل حال الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

یکم ربیع الآخر ۱۴۲۱ھ

۵ / جولائی ۲۰۰۰ء

عرض مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہندوستان میں مدارس کی کمی نہیں اور یہ مسلمانان ہند کی مذہبی بیداری کا جیتا جاگتا نمونہ ہے کہ وہ اپنے بل بوتے پر مدارس قائم کرتے ہیں اور انہیں چلاتے بھی ہیں، خطہ اودھ میں

مدرسہ نظامیہ فرنگی محل　　لکھنؤ

مدرسہ حنفیہ　　جون پور

اور چشمہ رحمت　　غازی پور

یہ تین بڑے دینی مراکز رہے ہیں، جہاں منقولات و معقولات کے جید علما اور ماہرین علوم وفنون نے اپنا اپنا خوان علم بچھار کھا تھا، جس سے طالبان علوم نبوت صبح و شام خوشہ چینی کیا کرتے تھے۔

مدارس اسلامیہ کبھی تو اس طرح قائم ہوتے ہیں کہ کوئی عالم کسی مسجد یا حجرہ و مکان میں بیٹھ کر چھوٹے بڑے طلبہ کو درس دینے لگتا ہے۔ کبھی مسلمانوں کا کوئی منظم طبقہ اپنے وسیع تعلیمی منصوبے کے تحت کہیں کسی آبادی میں کسی مدرسہ کی بنیاد ڈال دیتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی محلے کے بڑے بوڑھے مقامی ضرورت کے پیش نظر مکتب و مدرسہ قائم کر کے اس میں بچوں کو تعلیم دینے دلانے لگتے ہیں۔ ان تینوں صورتوں میں کچھ مدارس تو ترقی پاجاتے ہیں اور عام طور پر یہ مدارس دائرے کے اندر محدود رہ جاتے ہیں معدودے چند مدارس ایسے بھی ہوتے ہیں کہ بڑھتے بڑھتے اپنی ترقی کے اعلی منازل تک پہونچ جاتے ہیں۔ تاریخ میں وہ ایک نمایاں مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ اور اپنی خدمات کے انمٹ نقوش چھوڑ کر زندۂ جاوید ہو جاتے ہیں۔

سر زمین مبارک پور کی زرخیزی کو ہزاروں سلام عقیدت ہے کہ مقامی بڑے بوڑھوں کے ذریعہ مقامی ضرورت کے تحت ۱۳۱۷ھ میں قائم ہونے والے مدرسہ مصباح العلوم کی نشو و نما کر کے اسے اتنا بار آور کر دیا کہ ضلع وصوبہ کی سرحدوں کو عبور کرتے ہوئے پورے ہندوستان کے لیے وہ شجر ثمر دار ہو گیا اور اس وقت ملک سے باہر نہ جانے کہاں کہاں اور کن کن خطوں کو حلاوت ایمان کی سوغات پیش کر کے انہیں فرحتِ جان و دل سے آشنا کر رہا ہے۔

۱۳۵۲ھ کی وہ ساعت سعید بھی کتنی قیمتی ہے جب مبارک پور کے لیے حافظ ملت مولانا شاہ عبد العزیز محدث مراد آبادی کا انتخاب ہوا اور وہ ایام کتنے یادگار ہیں جن میں آپ کی مساعی جمیلہ سے دار العلوم کے قیام کی راہ ہموار ہوئی۔

اور ۱۳۵۳ھ کا وہ منظر بڑے بڑے شہروں کے لیے بھی قابل رشک رہا ہوگا، جب شیخ المشائخ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی، صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی، محدث اعظم ہند حضرت مولانا سید محمد اشرفی کچھوچھوی، حافظ ملت حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث مراد آبادی اور دیگر علما و مشائخ اہل سنت کے بابرکت ہاتھوں سے دار العلوم اشرفیہ کا سر زمین مبارک پور میں سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہوگا۔

یقیناً مذکورہ بزرگوں کی دعائیں اور برکتیں ہیں، ان کی توجہات و عنایات ہیں، اساتذہ و مدرسین اشرفیہ کی محنت اور جد و جہد ہے، اہل مبارک پور کا خلوص بے کراں ہے، ان کا اور دیگر مسلمانوں کا تعاون ہے، سب کے آقا و مولی مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم ہے اور رب کائنات جل وعلا کی تائید و نصرت ہے کہ اشرفیہ مبارک پور کے قدم اٹھے تو آگے بڑھتے چلے گئے۔ اس کا آبشار علم اور چشمۂ حکمت جاری ہوا تو لہراتا

چلا گیا۔ اس کا ابر کرم برسنا شروع ہوا تو برستا اور سیراب کرتا چلا گیا۔ اس کے آفتاب کی شعاعیں پھوٹیں تو نہ جانے کتنے دلوں کو روشن و منور کرتی چلی گئیں اور یہ روشنی شب و روز پھیلتی اور اپنا دائرہ وسیع سے وسیع تر کرتی چلی جا رہی ہے۔

کیسے کیسے ماہ و نجوم آفاق اشرفیہ پہ تاباں و درخشاں ہیں۔ کیسے کیسے لعل و جواہر معدن اشرفیہ سے نکل کر پورے ماحول کو جگمگا رہے ہیں اور کیسی کیسی شخصیتیں اس مرکز دین و دانش سے اٹھی ہیں اور انہوں نے کیسے کیسے عظیم کارنامے انجام دیئے ہیں کہ اختصار و اجمال کے ساتھ بھی ان کا ذکر و بیان کیا جائے تو اس کے لیے ایک طویل دفتر درکار ہے۔

آسمان اشرفیہ کے جگمگاتے ہوئے کچھ ستاروں کے نام اس کتاب کے صفحات پہ جابجا بکھرے ملیں گے اور یہ حافظ ملت کے انداز تعلیم و تربیت کا کمال ہے کہ اس کے فیض سے نہ جانے کتنے قطرے سمندر اور ذرے آفتاب بن گئے۔

ہندوستان کی بیش تر قابل ذکر درس گاہیں فرزندان اشرفیہ کے دم قدم سے آباد ہیں بیعت و ارشاد کی دنیا میں بھی فرزندان اشرفیہ کی کمی نہیں، خطابت کی گھن گرج اور اسٹیج کی رونق فرزندان اشرفیہ سے قائم ہے۔ قلم کے میدان میں ان کا سکہ چل رہا ہے، سیاست کی پُر پیچ وادی کے بھی وہ کامیاب و بامراد مسافر ہیں۔

دعوت و اصلاح کے شعبے میں بھی وہ سرگرم عمل ہیں، مثبت اور تعمیری کاموں میں وہ پیش پیش ہیں۔ حق و صداقت کی تبلیغ میں ان کا نمایاں حصہ ہے۔ باطل کی سرکوبی میں بھی ان کا فولادی ہاتھ سب سے آگے ہے، ایوان باطل میں ان کے تیشۂ قلم سے ایک زلزلہ اور فرقہائے باطلہ میں ان کی سیفِ زبان سے ایک حشر برپا ہے۔

اساتذہ و مدرسین، خطبا و مقررین اور اصحاب قلم و دانشوران ملت کے درمیان فرزندان اشرفیہ مسند اعزاز پہ بٹھائے جاتے ہیں۔ مصباحی کی نسبت آج باعث افتخار

بن چکی ہے اور یہ نسبت اس بات کی علامت ہے کہ دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم جس کا موجودہ مختصر نام الجامعۃ الاشرفیہ ہے، اس کی آغوش تربیت میں یہ صاحب نسبت پرورش پا چکا ہے، اور اسی کے اظہار کے لیے اس کے نام کے ساتھ مصباحی کی نسبت لگی ہوئی ہے۔

حافظ ملت کی تربت انور پر رحمت و نور کی بارش ہو کہ انہوں نے الجامعۃ الاشرفیہ کی شکل میں قوم کی خدمت میں ایسا گرانقدر تحفہ پیش کیا جس کے فضلا نہ جانے کتنے شعبہ ہائے عمل میں عزم و حوصلہ کے ساتھ مسلمانان ہند کی قابل اعتماد رہنمائی کر رہے ہیں۔

اشرفیہ کا دار الافتاء بریلی شریف کے بعد مسلمانان اہل سنت کا سب سے مستند دار الافتاء ہے اور اس اعتبار سے یہ دار الافتاء نہایت ممتاز حیثیت کا مالک ہے کہ سات مفتیان کرام اس دار الافتاء سے وابستہ ہیں۔ جو ملک و بیرون ملک سے آئے ہوئے سوالات کا جواب دے کر ایک اہم دینی و ملی ذمہ داری کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

تحقیق مسائل فقہیہ کے لیے ایک مجلس شرعی بھی ہے جس کا سالانہ سمینار ہوتا ہے اور فقہ و افتا سے خصوصی تعلق و مہارت رکھنے والے علماان سمیناروں میں شریک ہوتے ہیں۔ حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ اس کے سرپرست تھے۔

افسوس کہ اس دار الافتاء اور مجلس شرعی کی رونق اور زیب و زینت شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی ۶ر صفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۱ر مئی ۲۰۰۰ء کو اس بزم سے اٹھ گئے اور یہ جگہ سونی ہو گئی رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

چالیس ایکڑ زمین پر پھیلا ہوا الجامعۃ الاشرفیہ پوری قوم و ملت کی آبرو ہے قابل فخر دینی ادارہ ہے۔ اہل سنت کی سب سے بڑی درس گاہ ہے۔ علم و فن کا مرکز ہے۔ مشاہیر و اکابر اہل سنت کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔

مذہب اہل سنت کا پاسبان ہے اور چودھویں صدی ہجری کے مجدد امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ (وصال ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) کے مسلک عشق و عرفان کا ترجمان ہے۔

اس وقت الجامعۃ الاشرفیہ میں ڈیڑھ سو مدرسین و ملازمین اور بارہ سو بیرونی طلبہ تعلیم و تعلم اور متعلقہ امور کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔ ان کے علاوہ درجات پرائمری و جونیر ہائی اسکول، و نسواں اسکول میں کئی ہزار طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ اس کی مختلف تعلیمی شاخیں بھی ہیں۔ ان کے علاوہ کئی مدارس ایسے ہیں۔ جن کے بعض مدرسین کی تنخواہیں اشرفیہ کی طرف سے دی جاتی ہیں۔

بفضلہ تعالیٰ قوم کا اشرفیہ کو اتنا اعتماد حاصل ہے کہ تعلیم و تعمیر کے سلسلے میں کسی قابل ذکر پریشانی کے بغیر اس کا ہر کام وقار و سکون اور اعتدال و توازن کے ساتھ جاری ہے۔

شہزادۂ حافظ ملت عزیز ملت مولانا عبد الحفیظ مراد آبادی سربراہ اعلیٰ و صدر الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کی محکم قیادت میں یہ کارواں اپنی منزل کی سمت گامزن ہے اور سابقہ تجربات و مشاہدات کی روشنی میں ہمیں یقین ہے کہ الجامعۃ الاشرفیہ کے باقی ماندہ منصوبوں کی تکمیل کی راہیں بھی ان شاء اللہ تبارک و تعالیٰ بہت جلد کشادہ ہوں گی اور پردۂ غیب سے ان کے لیے اسباب و وسائل فراہم ہوں گے۔

الجامعۃ الاشرفیہ کا یہ اجمالی تعارف حاضر خدمت ہے جسے میں نے صرف ایک ہفتہ کے اندر املا کرایا ہے، اجمال کا تقاضا تھا کہ صرف خلاصۂ امور بیان کیا جائے، تفصیلات سے صرف نظر کیا جائے کہ تفصیلات کے لیے وقت چاہئے جو اس وقت میسر نہیں۔ قارئین کرام اگر کسی اصلاح طلب تاریخ یا نام یا واقعہ یا بیان کی نشاندہی فرمائیں گے تو طبع ثانی میں اس کی اصلاح کر دی جائے گی۔

رب کائنات اپنے حبیب پاک علیہ کے صدقہ و طفیل میں الجامعۃ الاشرفیہ کو سدا باغ و بہار رکھے، چشم بد سے اس کی حفاظت فرمائے اس کے محبین و مخلصین و معاونین و ارکان واساتذہ و طلبہ سب پر اپنا فضل و کرم فرمائے اور اشرفیہ کو دن دونی رات چوگنی استحکام وترقی عطا فرمائے۔ آمین

یٰسٓ اختر مصباحی

نزیل حال الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

بانی و مہتمم دار القلم۔ قادری مسجد روڈ۔ ذاکر نگر۔ نئی دہلی۔۲۵

یکم ربیع الآخر ۱۴۲۱ھ۔ ۵/جولائی ۲۰۰۰ء

قصبہ مبارک پور

شاہانِ شرقی کا دار السلطنت جون پور جو ۱۸۵۷ء میں لکھنؤ پر انگریزی تسلط کے بعد اودھ کا حصہ اور اب صوبہ اتر پردیش کا ایک ضلع ہے۔ اسی ضلع جون پور سے متصل شمال مشرق میں ضلع اعظم گڑھ ہے۔ دسمبر ۱۸۳۲ء میں اعظم گڑھ کو مستقل ضلع کی حیثیت حاصل ہوئی۔ اعظم گڑھ کے شمال مشرق میں آٹھ میل کی دوری پر قصبہ مبارک پور واقع ہے۔

حضرت سید سالار مسعود غازی متوفی ۴۸۸ھ کے مجاہدین و مبلغین بہرائچ جاتے ہوئے چند روز مبارک پور سے شمال مغرب میں آٹھ میل دور واقع ایک آبادی بھگت پور میں ٹھہرے تھے۔ انہیں میں سے چند مبلغین کے ذریعہ مبارک پور میں سب سے پہلے اسلام کی روشنی پھیلی۔ مبارک پور کا نام پہلے قاسم آباد تھا۔ سریاں مبارک پور سے متصل موضع ملک شدنی ہے۔ ملک شدنی اسی لشکر غازی کے مجاہد تھے۔ جو یہاں شہید ہوگئے تھے۔ یہیں ان کا مزار ہے۔ ماوراء النہر کے صوبہ ترمذ کے رہنے والے ملک صنعانی کا نام عوامی زبان میں ملک شدنی ہو گیا۔

مبارک پور کے آس پاس میں کئی ایک چھوٹے چھوٹے تاریخی مقامات اور مسلم آبادیاں ہیں جیسے چکیا، لوہیا، املو، نوادہ، رسول پور، سریاں، اساور، فخر الدین پور، لوہرا، بہرا، حسین آباد، سکٹھی، سرائے مبارک، مصطفےٰ آباد وغیرہ۔

۱۹۳۱ء میں مبارک پور "ٹاؤن ایریا" بنا۔ ۱۹۳۴ء میں چودہ محلوں پر مشتمل مبارک پور کی آبادی دس گیارہ ہزار تھی ۱۹۷۴ء میں "نگر پالیکا" بنا۔ آج کل مبارک پور کی مجموعی آبادی پچھتر ہزار ہے۔ جس میں مسلمانوں کی غالب اکثریت ہے۔

بانی مبارک پور

حضرت راجہ سید مُبارک بن راجہ سید احمد بن راجہ سید نور بن راجہ سید حامد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بسلسلۂ تبلیغ و اشاعتِ دین کڑامانک پور (ضلع پرتاپ گڑھ صوبہ اتر پردیش) سے قاسم آباد تشریف لائے۔ حضرت راجہ سید مبارک شاہ سلسلۂ چشتیہ حامدیہ کے مشہور بزرگ تھے۔ انہوں نے اپنی تبلیغ وارشاد اور بیعت وارادت سے قاسم آباد میں ایک نئی روح پھونکی اسلام کو ضیا بخشی، مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کیا، معصیت اور ضلالت میں مبتلا لوگوں کو راہ راست دکھائی اور قاسم آباد کو از سر نو آباد کر کے اس کا نام مبارک پور رکھا۔

آپ کا سلسلۂ نسب حضرت امام محمد باقر بن امام جعفر صادق سے جا ملتا ہے۔

حضرت شیخ حسام الدین مانک پوری متوفی ۸۵۳ھ کے خلیفہ حضرت راجہ سید حامد مانک پوری متوفی ۹۰۱ھ بھی جون پور تشریف لائے تھے۔ جو آپ کے آبا واجداد میں ہیں۔

حضرت راجہ سید مبارک شاہ اپنے دادا راجہ سید نور کے مرید اور خلیفہ تھے۔

حضرت راجہ سید مبارک شاہ عالم، زاہد، اور بڑے عبادت گزار تھے۔ کڑامانک پور میں ۲/ شوال ۹۶۵ھ میں آپ کا وصال ہوا اور وہیں اپنے دادا کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

حضرت راجہ سید مبارک شاہ کے خانوادہ کے ایک بزرگ سید غلام نظام الدین متوفی ۱۱۲۸ھ راجہ خیر اللہ شاہ محمد آبادی کے نام سے مشہور ہوئے اور محمد آباد گہنہ سے تقریباً ایک کلو میٹر مغرب میں واقع موجودہ قصبہ خیر آباد کے آپ ہی بانی ہیں۔ سلسلۂ چشتیہ میں شاہ ابوالغوث گرم دیوان شاہ متوفی ۱۱۷۸ھ آپ کے مرید ہیں۔

مسجد راجہ مبارک شاہ متعلقہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور جو اپنی وسعت و عظمت اور شان و شوکت میں دور دور تک مشہور ہے۔ وہ حضرت راجہ سید مبارک شاہ ہی کے نام سے موسوم ہے اور قصبہ مبارک پور میں جمعہ و عیدین کی سب سے بڑی جماعت یہیں ہوتی ہے۔

مبارک پور کے دینی و علمی ادارے

مبارک پور کے مغرب میں مدرسہ حنفیہ جون پور اور مشرق میں مدرسہ چشمۂ رحمت غازی پور دو قدیم دینی و علمی ادارے ہیں۔ مقامی سطح پر کچھ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید تعلیم کے شائقین میں سے معدودے چند لوگ لکھنؤ یا دلی اور اکثر لوگ مذکورہ دونوں مدارس میں تعلیم حاصل کرنے جاتے تھے۔ کئی لوگ مولانا عنایت رسول چریا کوٹی متوفی ۱۳۲۰ھ اور ان کے بھائی مولانا محمد فاروق چریا کوٹی متوفی ۱۳۲۷ھ کے بھی شاگرد ہوئے۔

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ کے شاگرد حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی متوفی ۱۳۱۳ھ کے کچھ مریدین بھی یہاں تھے۔ سید احمد رائے بریلوی متوفی ۱۸۳۱ء کے ایک مرید کرامت علی جونپوری متوفی ۱۲۹۰ھ کا بھی یہاں آنا جانا تھا۔ بعض دوسرے لوگوں کی بھی آمد و رفت تھی۔ لیکن شیخ المشائخ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی متوفی ۱۱/ رجب ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء کی تشریف آوری کے بعد مبارک پور میں سلسلۂ اشرفیہ کو سب سے زیادہ فروغ حاصل ہوا اور بہت سے سنی مسلمان آپ کے دامن کرم سے وابستہ ہوئے۔

مبارک پور میں سنیوں کا ادارہ الجامعۃ الاشرفیہ ہے دیوبندیوں کا ادارہ احیاء العلوم ہے۔ غیر مقلدین کا دار التعلیم ہے۔ اور شیعوں کا باب العلم ہے۔ بوہرہ اسماعیلی کے چند گھر ہیں مگر کوئی ادارہ نہیں۔ البتہ سنی اور دیوبندی وغیرہ کے دیگر کئی ادارے اور بہت ساری مسجدیں ہیں۔

مبارک پور کے تجارتی و معاشی حالات

مبارک پور میں بہت پہلے کچھ زمینداروں کی آبادی تھی صدیوں سے پارچہ بافی کے میدان میں مبارک پور کو نمایاں شہرت حاصل ہے۔ مختلف قسم کے کپڑے تیار کرنے میں مبارک پور کو قدیم زمانے سے مہارت حاصل ہے۔ اس وقت بنارسی ساڑیوں کا ایک بہت بڑا مرکز مبارک پور ہے۔ مختلف رنگوں، مختلف قسموں، اور مختلف ناموں سے یہاں کی بنی ہوئی ساڑیاں ملک و بیرون ملک بھیجی اور پسند کی جاتی ہیں۔ اس کاروبار میں عروج و زوال کے ادوار آتے جاتے رہتے ہیں۔ لیکن مجموعی طور پر یہ کاروبار نفع بخش اور مسلمانوں کے قبضے میں ہے۔ مبارک پور نہایت خوش حال، فراخ دل اور کشادہ دست آبادی ہے۔ کپڑوں کے تاجر دور دور سے یہاں آتے ہیں اور یہاں کے لوگ بھی دور دور تک اپنا مال بھیجتے یا خود لے جاتے ہیں۔ بنارس سے مبارک پور کا تجارتی تعلق بہت گہرا ہے۔

مدرسہ مصباح العلوم مبارک پور

اپنے بچوں کو ناظرہ و قرآن شریف اور ابتدائی دینی تعلیم دینے کے لیے پورہ رانی دینا بابا کی مسجد کے بغل میں پچھم طرف۔ جودھا، دھوبی کے مکان سے متصل ایک چھوٹے سے سفالہ پوش گھر میں ۱۳۱۷ھ میں کچھ بڑے بوڑھے اور باشعور مبارک پوری مسلمانوں نے مدرسہ مصباح العلوم قائم کیا۔ اور چندہ، چٹکی، کوڑی سے تھوڑے بہت پیسے حاصل کر کے اس وقت کی معاشی بدحالی کے باوجود دینی جذبے کے ساتھ دلچسپی سے اسے چلاتے رہے۔

اسی ۱۳۲۰ھ مطابق سنہ ۱۹۰۳ء میں طاعون کا مرض مبارک پور پر اس شدت سے

حملہ آور ہوا کہ تقریباً ہر گھر کے دو تین آدمی اس کے شکار ہوئے۔ ہزاروں بچے یتیم ہو گئے۔ ان میں سے بہت سے بچے مدرسہ مصباح العلوم اور اس کے یتیم خانہ میں پڑھنے لگے، اس مدرسہ اور یتیم خانہ میں مبارک پور کے سبھی لوگ مل جل کر مالی تعاون کرتے تھے اور پڑھنے والے بچے اس میں پڑھتے تھے اس وقت سنی دیوبندی کا نہ کوئی امتیاز تھا۔ اور نہ کوئی تفریق۔ شیعوں اور کچھ غیر مقلدوں کو چھوڑ کر ساری مسلم آبادی سنی تھی۔

مدرسہ مصباح العلوم کے ایک مدرس مولوی محمد محمود ساکن پورہ معروف ضلع اعظم گڑھ تھے جو شروع سے مدرس تھے وہ بد قسمتی سے دیوبندی المسلک نکلے اور رفتہ رفتہ انہوں نے اپنا اثر دکھانا شروع کیا۔ مدرسہ کے دو طالب علم مولوی شکر اللہ مبارک پوری اور مولوی نعمت اللہ مبارک پوری ان سے متاثر اور ان کے حامی ہو گئے۔ اس وقت کمیٹی کے ناظم طیب گرہست مبارک پوری پر مولوی محمد محمود معروفی کا رنگ غالب آ گیا۔ مدرسہ حنفیہ جون پور کے پڑھے ہوئے مولانا محمد صدیق ساکن قصبہ گھوسی اور مدرسہ چشمہ رحمت غازی پور کے پڑھے ہوئے مولانا نور محمد ساکن قصبہ مبارک پور صحیح العقیدہ سنی مدرسین تھے۔ دیگر طلبہ اور کمیٹی کے لوگ بھی سنی تھے۔ دیوبندی مسلک کا ظہور ہوتے ہی انتشار برپا ہوا۔ مسئلہ امکان کذب نے سنگین صورت اختیار کر لی، سنی طلبہ کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے۔ جب کہ مولوی محمود کے زیر اثر دو چار طلبہ یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ یہ بات بڑھی اور بڑھتے بڑھتے مدرسہ مصباح العلوم شاطرانہ سازشوں کا شکار ہو گیا۔ ۱۳۲۹ھ میں بند بھی ہو گیا۔ دیوبندیوں نے احیاء العلوم کے نام سے اپنا الگ مدرسہ قائم کر لیا۔ جو مختلف گھروں میں منتقل ہوتے ہوئے اور مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے لمبی چوڑی عمارت کے ساتھ آج تک اسی نام سے پوروانی میں اپنا کام کر رہا ہے۔

سنیوں نے مدرسہ مصباح العلوم ہی کے نام سے اپنا مدرسہ باقی رکھا اور دو تین جگہوں سے منتقل ہوتے ہوئے مدرسہ لطیفیہ اشرفیہ مصباح العلوم کے نام سے ۱۳۴۱ھ میں پرانی بستی میں اس جگہ قائم ہوا جسے عام طور پر لوگ پرانا مدرسہ کے نام سے جانتے ہیں بہادر شاہ ظفر کی اولاد میں سے ایک تارک الدنیا اور طویل العمر بزرگ حضرت شاہ عبد اللطیف چشتی (ستھن شریف ضلع سلطانپور صوبہ اتر پردیش) کے ایک مرید مخلص مولانا محمد عمر لطفی مبارک پوری اور شیخ المشائخ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی کے بہت سارے مریدین کی خواہش کے مطابق مدرسہ مصباح العلوم کے ساتھ ۱۳۳۰ یا ۱۳۲۹ھ میں لطیفیہ اشرفیہ کی دو نسبتوں کا اضافہ کر کے گولہ بازار کی مسجد میں مدرسہ لطیفیہ اشرفیہ مصباح العلوم قائم ہوا اور محدود پیمانہ پر روایتی انداز سے اس کا کام چلتا رہا۔ ۱۳۴۱ھ میں پورہ رانی پہونچ کر اس مدرسہ کو سکون و قرار میسر آیا، اور یہیں سے اس نے ایک نئی تاریخ کا ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۴ء میں منظم پیمانے پر آغاز کیا۔

مصباح العلوم اپنے محسن مدرس مولانا محمد صدیق گھوسوی (جو حضور صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی رضوی مصنف بہار شریعت متوفی ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۴۸ء کے چچازاد بھائی تھے) کے انتقال کے بعد کئی مدرسین کی آمد و رفت کی وجہ سے قابل ذکر ترقی نہ کر سکا۔ حضرت مولانا عبد الحفیظ حقانی بریلوی جو بعد میں مفتی آگرہ کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔ وہ بھی مصباح العلوم میں تین سال تک ۱۳۴۰ھ کے آس پاس میں مدرس رہ چکے ہیں۔ ذوالحجہ ۱۳۷۷ھ جون ۱۹۵۸ء میں آپ کا انتقال ہوا۔

مولوی شکر اللہ مبارک پوری ۱۳۳۶ھ میں دار العلوم دیوبند سے فارغ ہو کر مبارک پور واپس آنے کے بعد اپنے مسلک کے فروغ کے لیے سرگرم ہو چکے تھے۔ ۱۳۳۷ھ میں دینا بابا کی مسجد پورہ رانی میں حامیان مسلک دیوبند نے از خود اپنا جمعہ الگ قائم کر لیا۔ جبکہ یہ سب کے سب جامع مسجد راجہ مبارک شاہ میں جمعہ و عیدین وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔ اور مسجد راجہ مبارک شاہ کے امام مولانا نور محمد مبارک پوری تھے جو مصباح العلوم میں مدرس بھی تھے اور تادم حیات اس مسجد کے امام اور مصباح العلوم کے مدرس رہے۔ ۱۳۶۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ قصیدہ بردہ شریف، مثنوی مولانا روم اور محافل میلاد کے عاشق، پرانی وضع کے عالم تھے۔

اپنی سرگرمی سے مولوی شکر اللہ مبارک پوری نے مبارک پور کے اکثر سرمایہ داروں کو اپنی جانب مائل کر لیا۔ پورہ دلہن مبارک پور کے حاجی الٰہی بخش جن کے یہاں مولوی محمد محمود معروفی کا قیام رہا کرتا تھا۔ وہ بھی مولوی محمود اور مولوی شکر اللہ کے حامی ہو چکے تھے۔ جبکہ مولوی محمود کے مبارک پور آنے سے پہلے مبارک پور میں دو چار گھر بھی دیوبندی نہیں تھے۔ مولوی شکر اللہ کی مسلسل پیش قدمی سے سنی عوام میں اضطراب پیدا ہوا اور ان کی زبردست خواہش و کوشش ہوئی کہ یہاں کوئی ایسا متحرک و فعال اور جلیل القدر، سنی عالم آئے جو اس فتنے کا سد باب اور مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکے۔

حافظ ملت کی تشریف آوری

اہل مبارک پور نے صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی رضوی متوفی ۱۹۴۸ء اور محدث اعظم ہند مولانا سید محمد اشرفی کچھوچھوی متوفی ۱۹۶۰ء کو رجب یا شعبان ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۴ء میں مبارک پور مدعو کیا۔ شیخ محمد امین انصاری کے مکان پر میٹنگ ہوئی اور دونوں مذکورہ بزرگوں نے اہل مبارک پور کی درخواست کے مطابق مصباح العلوم کے لیے باہمی مشورے سے ایک مدرس کا انتخاب کیا، جس کا نام ہے مولانا حافظ عبد العزیز مراد آبادی۔

صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی نے مراد آباد خط لکھ کر اپنے عزیز شاگرد مولانا حافظ عبدالعزیز مراد آبادی کو بریلی شریف طلب کیا۔ چنانچہ شوال ۱۳۵۲ھ میں آپ بریلی شریف پہونچے ملاقات کے بعد صدر الشریعہ نے فرمایا کہ میں آپ کو خدمت دین کے لیے مبارک پور بھیج رہا ہوں۔ آپ نے عرض کیا۔ حضور! میں ملازمت نہیں کرنا چاہتا۔ صدر الشریعہ نے ارشاد فرمایا میں نے آپ سے ملازمت کے لیے کب کہا؟ میں تو خدمت کے لیے کہہ رہا ہوں آپ ملازمت سمجھ کر جائیے بھی نہیں۔ میں آپ کو مبارک پور بھیج رہا ہوں۔ یہ مت خیال کیجئے گا کہ آپ کو کیا مل رہا ہے۔ وہاں آپ کو صرف دین کی خدمت کرنی ہے۔ اس ارشاد کے بعد ۲/ذوالقعدہ ۱۳۵۲ھ مطابق ۷یا۸/ فروری ۱۹۳۴ء میں آپ خدمت دین کی غرض سے مبارک پور آگئے۔

طویل اور مسلسل دینی خدمات کے صلہ میں مولانا حافظ عبدالعزیزی مراد آبادی کا نام صفحاتِ تاریخ پہ استاذ العلما جلالۃ العلم حافظ ملت ابوالفیض مولانا شاہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور متوفی ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۹۷۶ء کی حیثیت سے روشن و تابندہ ہو چکا ہے اور آپ کا ذکر کرتے وقت عوام و خواص کی محفل میں حافظ ملت کہہ دینا کافی ہے۔

حافظ ملت جب مبارک پور پہونچے تو مولانا سید شمس الحق گجہڑوی، مولانا نور محمد مبارک پوری، منشی جواد علی خاں، حافظ عبدالغفور، حافظ عبدالرحمٰن، یہ پانچوں اساتذہ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کی تعلیمی ذمہ داری سنبھالے ہوئے تھے اور اس وقت محمد امین گرہست مدرسہ کے صدر تھے۔ علیم اللہ صاحب ناظم اور حاجی محمد عمر نائب ناظم تھے۔ ممبرانِ مدرسہ اور مخلصینِ جماعت اہل سنت میں سے یہ چند نام نمایاں تھے۔

حاجی محمد صدیق، منور سیٹھ، حاجی یار محمد، محمد یوسف مناظر، حاجی ولی اللہ، خلیل

مستر، حاجی یاد علی، حاجی گلزار، بدلو خلیفہ، محمد یوسف میلاد خواں، محمد سلیمان، مولوی فقیر اللہ، حاجی میٹھے، حاجی رحمت اللہ حاجی مقیم اللہ، حافظ عبدالحلیم، حاجی سلامت، حاجی خیر اللہ دلال، حافظ محمد ابراہیم، عبدالخالق وغیرہ۔

حافظ ملت مبارک پور تشریف لائے تو مدرسہ میں ناظرہ قرآن و حساب وغیرہ کی ابتدائی تعلیم ہوتی تھی۔ اپنے ساتھ حافظ ملت صرف دو طالب علم مولانا محمد خلیل کچھوچھوی اور قاری اسد الحق کو لائے تھے۔ لیکن آپ کے آتے ہی اسی تعلیمی سال کے اندر تیز رفتاری کے ساتھ بیرونی طلبہ کا سلسلہ شروع ہوا جسے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔

مولانا سید شمس الحق گجہڑوی آخر دم تک اشرفیہ میں فارسی کے استاذ رہے مرنجاں مرنج طبیعت کے عالم تھے۔ ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۹۷۳ء میں آپ کا انتقال ہوا۔

حافظ ملت کی تشریف آوری، آپ کے وعظ و تقریر اور مخلصانہ دینی و تعلیمی خدمت سے مبارک پور کے سنی مسلمانوں میں جوش و خروش پیدا ہوا۔ جامع مسجد راجہ مبارک شاہ اور قصبہ کی ایک با اثر شخصیت حاجی محمد عمر (پورہ صوفی) کے یہاں ہونے والی تقریروں کا شہرہ ہوا۔ مخالف کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور مولوی شکر اللہ مبارک پوری کی جوابی تقریر ہوئی۔ عوام نے آپ سے جواب الجواب کی فرمائش کی۔ آپ نے فرمایا میں یہاں کام کرنے آیا ہوں، اگر جوابوں میں الجھ گیا تو اصل کام میں رخنہ پڑے گا۔ اس لیے جوابی سلسلہ نہ شروع کیا جائے۔ لیکن عوامی اصرار کو دیکھتے ہوئے آپ نے بھی جوابی تقریر کی۔ اس کے بعد مناظرانہ تقریروں کا سلسلہ ایسا شروع ہوا کہ پورے چار ماہ تک چلتا رہا۔ حافظ ملت دن میں تیرہ اسباق پڑھاتے تھے اور رات میں جوابی تقریر کرتے تھے۔ اس محنت و مصروفیت کو دیکھتے ہوئے مخلصین نے عرض کیا کہ باہر سے علما مدعو کر کے ان کی تقریریں کرائی جائیں۔ لیکن آپ نے ارشاد فرمایا! میں

اس خدمت کے لیے تنہا کافی ہوں، پورہ رانی کے ایک پر ہجوم جلسہ کی تقریر سننے کے بعد مبارک پور کے داروغہ فہیم احمد نے کھڑے ہو کر کہا۔ مولانا! مجھے اپنے عہدہ کے لحاظ سے تو کچھ نہیں کہنا چاہئے، لیکن جذبہ حق گوئی مجھے کچھ کہنے پر مجبور کر رہا ہے۔ میں دونوں طرف کے جلسوں میں شریک ہو کر تقریریں سنتا رہا اور اب مجھے یہ کہنے میں کوئی خوف نہیں کہ حق آپ کے ساتھ ہے اور میں آپ کی فتح کا اعلان کرتا ہوں۔

مولوی شکر اللہ مبارک پوری کے ہتھیار ڈالنے کے بعد چار ماہ تک چلنے والا یہ جوابی سلسلہ بند ہو گیا۔ اور اس کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ سامنے آیا کہ قصبہ کے سنی مسلمانوں کے اندر بے پناہ جوش و خروش پیدا ہو گیا اور اس جذبہ کو تعمیری رخ دینے کا مناسب موقع سامنے آگیا اس پوری مدت میں امین گرہست صاحب غیر معمولی کردار ادا کرتے رہے۔ انتظامی امور دیکھتے رہے، محمد محمود عرائض نویس، شارٹ ہینڈ کے ذریعہ مخالفانہ تقریریں حافظ ملت تک پہونچاتے رہے۔ غریب اللہ صاحب کے نعرہائے تکبیر و رسالت سے سنی جلسے گونجتے رہے۔ منشی محمد زماں صاحب مبارک پوری اپنی نظموں سے سنیوں کا دل گرماتے رہے۔ حاجی محمد یوسف مناظر دورانِ جلسہ مولوی شکر اللہ مبارک پوری کو کھڑے کھڑے پانی پیتے دیکھ کر انہیں برجستہ ٹوکنے کی جرات کر کے مبارک پوری عوام کے درمیان مناظر کے نام سے پہچانے جانے لگے۔

حافظ ملت کی دینی سربراہی میں اشرفیہ کے ارباب حل و عقد اور مخلصین اہل سنت نے محرم ۱۳۵۳ھ سے ربیع الاخر ۱۳۵۳ھ کے تقریری ہنگاموں کا ماحول سرد پڑتے ہی ایک نیا تعمیری محاذ کھول دیا۔ قوم کے ابھرے ہوئے جذبات کا صحیح استعمال کرنے کے لیے جامع مسجد راجہ مبارک شاہ میں جمعہ کے روز اشرفیہ کی تعمیر و ترقی کا

منصوبہ پیش کر کے چندہ کی مہم شروع کر دی، مبارک پور کے سنی مسلمانوں نے اس وقت کی معاشی کمزوری کے باوجود دل کھول کر جو کچھ ہو سکا اپنا مالی تعاون پیش کیا۔ عورتیں، بچے، بوڑھے سب نے حوصلہ و لگن کے ساتھ جو میسر آیا اسے حاضر کر دیا۔ دو مہینے تک چندہ کی وصولی کا یہ سلسلہ چلتا رہا۔

اس وقت کے جذبہ ایثار و قربانی کی منظر کشی کرتے ہوئی ذمہ داران اشرفیہ مبارک پور اپنی ایک روداد میں لکھتے ہیں۔,, روپیہ پیسہ، گائے، بھینس، مرغی، بکری، گھوڑا، برتن، کپڑا، زیور ہر قسم کی چیز کو نثار کیا۔ وہ کون سی اپنی ضروریات کی چیزیں ہیں جو مسلمانان مبارک پور نے اپنے مدرسہ پر قربان نہ کیا ہو، ایثار و قناعت اسی کا نام ہے، زیور عورتوں کو کس قدر مرغوب و محبوب ہے۔ ہر چیز سے پیارا اور ہر چیز سے محبوب تر عورتوں کے لیے زیور ہے۔ مگر واہ رے جذبہ دینی! پہلی منزل کے تعمیری چندہ میں علاوہ طلائی زیور کے عورتوں نے تخمیناً سوا من پختہ زیور مدرسہ پر نثار کیا (روداد دار العلوم ص ۳۔ ۱۳۵۶ھ)

دو ماہ کے اندر اس زمانے میں تقریباً دس ہزار کا چندہ ہوا۔ منشی زماں مبارک پوری، فقیر اللہ اسعد سیمابی اور میاں عبد الکریم عاشق کی پر جوش نظموں نے مبارک پور میں عجیب انقلابی ماحول پیدا کر دیا تھا، چند اشعار آپ بھی ملاحظہ فرمائیں

ہم اپنا مال و زر نذر تمنا کر کے چھوڑیں گے
تمام اغیار کو محو تماشا کر کے چھوڑیں گے

جہاں میں حسن عالمگیر برپا کر کے چھوڑیں گے
تمہیں ہم قیس کی مانند شیدا کر کے چھوڑیں گے

ہم اپنے مدرسہ کو رشک لیلی کر کے چھوڑیں گے

اب رفعت بامِ گردوں کو نظروں میں نہ لایا جائے گا
ایوانِ جناں کے پہلو میں اک قصر بنایا جائے گا

فیضان و کرم کی بارش میں راتوں کو نہایا جائے گا
سدرہ سے عروسِ رحمت کو مہمان بلایا جائے گا

طیبہ کے چمکتے گنبد پر ایمان لٹایا جائے گا

سینوں میں ہے گلِ گلزار مصباح العلوم
چشم اعدا میں کھٹکتا خار مصباح العلوم

بن کے جب تیار ہوگا تب مزہ آجائے گا
ہر مخالف دیکھ کر اس کی طرف تھرائے گا

دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

مدرسہ کی نئی عمارت کے لیے مسلمانان مبارک پور نے شیخ محمد امین انصاری سے جو صدر مدرسہ کے ساتھ ساتھ رئیس مبارک پور بھی تھے، گولہ بازار مبارک پور میں وسیع قطعہ اراضی حاصل کیا اور شوال ۱۳۵۳ھ میں اس میں سنگ بنیاد رکھنے کا منصوبہ طے ہو گیا جلسہ سنگ بنیاد میں شیخ المشائخ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی۔ حضرت صدر الشریعہ۔ حضرت محدث اعظم ہند اور دیگر علمائے اہل سنت شریک ہوئے، جمعہ کا دن تھا بعد نماز جمعہ بزرگان دین اور حافظ ملت نے اپنے مقدس ہاتھوں سے مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھ کر اس کے فروغ و ترقی اور بقا و استحکام کی دعا فرمائی۔ پھر دیگر معززین قصبہ نے بھی سنگ بنیاد رکھا، ہزاروں کا مجمع فرطِ اشتیاق میں نعرے لگا رہا تھا اور دل کی گہرائیوں سے تعمیر مدرسہ کی دعائیں کر رہا تھا۔

ایک پر جوش سنی عقیدت مند نے اپنے جذبۂ شوق میں چاندی کی چھوٹی کرنی اور چھوٹی سی کڑھائی جن دونوں کا مجموعی وزن دس بارہ تولہ تھا۔ بنوا کر اپنی طرف سے دوسرے روز جامع مسجد راجہ مبارک شاہ کے جلسۂ عام میں جہاں تقریباً ڈھائی ہزار کا مجمع تھا۔ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی کی خدمت میں پیش کیا۔ لیکن حضرت نے اسے اپنے لیے قبول نہ کرتے ہوئے اسی وقت مجمع عام میں اپنی جیب سے کئی روپیہ نکال کر مدرسہ کو عطا فرمایا۔ اور مجمع کو بھی مدرسے کی طرف متوجہ فرمایا۔ اس کے بعد یہ تاریخی جملہ ارشاد فرمایا کہ "فقیر نے تو اپنی کرنی دکھادی اب تم لوگ بھی اپنی اپنی کرنی دکھاؤ"

اس کا سال تاسیس "باغ فردوس" (۱۳۵۳ھ) ہے۔ دار العلوم اہل سنت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم اس کا نام رکھا گیا۔ اور دار العلوم اشرفیہ کے نام سے اسے شہرت حاصل ہوئی۔ اسکی دو منزلہ عظیم الشان عمارت دس سال میں تیار ہوئی تقریباً چالیس سال تک اسی عمارت میں تعلیم ہوتی رہی۔ اور اب اس قدیم دو منزلہ عمارت کو منہدم کر کے اس کی جگہ پانچ منزلہ عظیم الشان عمارت کی تعمیر ہو چکی ہے۔ جس کی نچلی دو منزلوں میں تجارتی دکانیں ہیں۔ اوپر کی تینوں منزلوں میں قصبہ کے طلبہ حفظ قرآن اور پرائمری کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اسی عمارت میں ماہنامہ اشرفیہ کا آفس بھی ہے۔

انجمن اہل سنت وجلوس عید میلاد النبی ﷺ

۱۳۵۵ھ۔ ۱۹۳۶ء میں طلبہ اشرفیہ کی انجمن اہل سنت کی بنیاد پڑی تاکہ اس کے ذریعے منظم انداز سے طلبہ اپنی اجتماعی سرگرمی جاری رکھ سکیں۔ یہ اللہ کا فضل و احسان ہے کہ ابتدا ہی سے اشرفیہ کو ہونہار اور بیدار مغز طلبہ ملتے رہے اور اساتذہ کے زیر سایہ ان کی نہایت مناسب تعلیم و تربیت ہوتی رہی۔

اپنی معلومات میں اضافہ اور ذوق مطالعہ کی تسکین کے لیے طلبہ نے اشرفی دار المطالعہ کے نام سے ایک دار المطالعہ قائم کیا۔ جس میں ہر فن کی کتابیں اور رسائل و مجلات کا مدرسے کی جانب سے حسب استطاعت عہد بہ عہد انتظام ہوتا رہا۔ دار العلوم اشرفیہ کی قدیم عمارت کے کمرے میں یہ دار المطالعہ تھا۔ اور طلبہ خارجی اوقات میں اس سے کتب ورسائل کا اجرا کرا کے ان سے استفادہ کرتے رہے۔ اب یہ دار المطالعہ مرکزی عمارت الجامعۃ الاشرفیہ میں منتقل ہو چکا ہے۔

طلبہ نے ذوق و شوق کے ساتھ آج سے تقریباً ستر سال پہلے بارہ ربیع الاول کو جلوس عید میلاد النبی نکالنے کی ابتدا کی اور رفتہ رفتہ قصبہ مبارک پور کے ہزاروں مسلمان اس جلوس میں شامل ہو کر اس کی شان و شوکت بڑھانے لگے۔

اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کا جشن ولادت منانے اور عقیدت و محبت کا خراج پیش کرنے کا یہ سلسلہ اسی انجمن اہل سنت کے زیر اہتمام آج بھی جاری ہے اور اسی کے انتظام وانصرام میں جلسۂ عید میلاد النبی بھی منعقد کیا جاتا ہے۔ اس انجمن کی ایک کمیٹی بھی ہے جس کے عہدیداران وارکان کا سالانہ انتخاب ہوتا رہتا ہے اس انجمن کی حیثیت جمعیۃ الطلبہ کی ہے۔

چندہ اور طلبہ کی ضیافت

۱۳۶۳ھ تک دار العلوم اشرفیہ صرف اہل مبارک پور کی کفالت میں چلتا رہا اور انہیں کے مالی تعاون اور دس سال کی شبانہ روز محنتوں سے ۱۳۶۳ھ میں اشرفیہ کی عمارت کی تکمیل ہوئی۔ یہ ساری خدمت کسی باہری تعاون کے بغیر اہل مبارک پور نے اپنے بل بوتے پر انجام دی۔ اپنے جذبات واوقات کی قربانی دی اور پسینے کی گاڑھی کمائی سے باغ فردوس کو سرسبز وشاداب کیا۔

مبارک پور میں مسجد و مدرسہ کی تعمیر کے لیے چندہ یعنی مالی تعاون حاصل کرنے کی جب بھی مہم چلتی ہے تو تن من دھن کی قربانی کے حیرت انگیز نمونے سامنے آتے ہیں۔ گروپ اور جلوس کی شکل میں چندہ کرنے والے جب کسی کے گھر پہونچتے ہیں تو ان کا اس طرح اعزاز ہوتا ہے جیسے اور جگہوں پر کسی بارات کا استقبال ہوتا ہے۔ دن رکھ کر تقاضے کر کے اپنے دروازہ پر لوگوں کو اس طرح بلایا جاتا ہے جیسے ان کے یہاں شادی کی کوئی تقریب ہو۔ بچے اور بچیاں خوشی سے اچھلتے کودتے ہیں اور پہلے ہی سے وہ گنتے گناتے رہتے ہیں کہ ہم یہ دیں گے وہ دیں گے۔ لڑکیاں رومال، غلاف، پنکھے اور طرح طرح کے خوبصورت سامان تیار رکھتی ہیں، عورتیں اپنا زیور دینے کے لیے دل ہی دل میں سوچتی رہتی ہیں۔ اور مرد روپے پیسے حتی المقدور جمع کر لیتے ہیں۔ نعت و منقبت کی گونج اور نعروں کی جھنکار میں اپنا دیدہ و دل فرشِ راہ کر کے، جو کچھ بن پڑتا ہے اسے لٹا دینے میں کوئی دریغ نہیں کرتے۔ غرضیکہ چندہ اہل مبارک پور کے لیے افسردگی و پژمردگی کی خبر نہیں بلکہ فرحت وانبساط کا ایک مسرت افزا پیغام ہے اور وہ کان لگا کر یہ پیغام سننے کے لیے ہر سال بے قرار رہتے ہیں۔

اشرفیہ میں جب بیرونی طلبہ کی آمد شروع ہوئی تو ان کے کھانے پینے کا مسئلہ اہل مبارک پور نے اس طرح حل کیا کہ ذی حیثیت اور فراخ دل مسلمان ایک ایک طالب علم کو دونوں وقت اپنے یہاں کھانا کھلانے لگے۔ اپنے گھر بلا کر اعزاز واکرام کے ساتھ کھانا کھلانے کا یہ رواج مبارک پور میں بڑا ہی نرالا ہے۔ طلبہ کو مبارک پور میں مہمان رسول کی حیثیت دی جاتی ہے۔ اور انہیں گھر کا ایک فرد سمجھا جاتا ہے۔

اشرفیہ میں جب طلبہ کی تعداد زیادہ ہو گئی تو مطبخ کا بھی انتظام ہوا۔ لیکن جاگیر کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ ایک ایک طالب علم کی دس، دس سال تک جاگیر رہا کرتی تھی

طالب علم کا کھانا جس شخص کے گھر ہوتا اسے جاگیر کہا جاتا ہے۔ اور کھلانے والے شخص کو نگہر کا نام دیا جاتا ہے۔ جاگیر اور نگہر کی اصطلاح مبارک پور کی اپنی ایجاد ہے۔ کئی دہائی تک جاگیر اور نگہر کی جلوہ آرائی رہی، لیکن اب یہ رسم کہن ماند پڑتے پڑتے دھندلی ہو چکی ہے اور مطبخ ہی کے ذریعہ طلبہ کے کھانے، پینے کا پورا انتظام ہو چکا ہے۔

حوصلہ مند اور فراخ دل مسلمانان مبارک پور اپنے اشرفیہ کو ہر دور میں اپنے خون جگر سے سینچتے رہے ہیں اور لہو کے قطرے نچوڑ نچوڑ کر اس کی جڑ اور شاخ و برگ کو تر و تازہ کرتے رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں اشرفیہ کا شجر سایہ دار بار آور اور ثمر دار رہا ہے۔

تاریخ ساز تعلیمی کانفرنس

حافظ ملت کی تاریخ ساز دینی، علمی صدارت و سربراہی اور دار العلوم اشرفیہ کی اعلی تعلیمی کارکردگی نے پورے ہندوستان میں مبارک پور کا نام روشن کر دیا۔ باصلاحیت اور ذی استعداد مدرسین اشرفیہ نیز مخلص عوام کی رفاقت میں حافظ ملت کا کاروان علم اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھا اور تشنگان علوم نبوت کے قافلے جوق در جوق مبارک پور کا رخ کر رہے تھے۔ دار العلوم اشرفیہ کی دو منزلہ عظیم الشان عمارت ناکافی اور تنگ ثابت ہو رہی تھی۔ حافظ ملت کی بلند نگاہی، استقلال اور منصوبہ بندی نیز قومی و علمی ضروریات نے مہمیز لگائی کہ آبادی سے نکل کر کسی وسیع و عریض زمین کو اپنی جولان گاہ عمل بنایا جائے، چنانچہ مستحکم ارادہ کے ساتھ اس ضرورت کی تکمیل کا آپ نے ذہن بنالیا اور اس کے لیے اپنے معتمد رفقائے کار کو تیار کر کے اپنی منزل کی جانب قدم بڑھا دیے۔ جس کا اظہار و اعلان ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۹۷۲ء کی تعلیمی کانفرنس کے ذریعہ ملک و قوم کے سامنے کر دیا گیا۔

مبارک پور کے جنوبی حصے میں الجامعۃ الاشرفیہ کا خواب شرمندۂ تعبیر کرنے کے لیے کافی وسیع و عریض زمین کی خریداری ہو گئی، اور اعلان کر دیا گیا کہ ۶ر مئی ۱۹۷۲ء میں ایک شہرستان علم بسا کر تاریخ ساز تعلیمی کانفرنس کی جائے گی، مخلص و عقیدت مند اور باشعور مبارک پوری عوام کی نمائندگی، حافظ ملت کے ساتھ مکمل حمایت و وفاداری اور قدم قدم پر تعاون کرنے والے مبارک پوری علما میں حضرت مفتی عبد المنان اعظمی، حضرت قاری محمد یحییٰ اور حضرت مولانا محمد شفیع اعظمی کا نام سر فہرست ہے۔

آج جہاں الجامعۃ الاشرفیہ کی پر شکوہ مرکزی عمارت ہے وہیں اور اس کے آس پاس تعلیمی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

کانفرنس کی مجلس علما میں غور و فکر کے لیے مندرجہ ذیل موضوعات طے ہوئے تھے۔

(۱) مقتضائے وقت کے مطابق ایک جامع اور جدید نصاب تعلیم کی تدوین۔

(۲) بین المدارس تعلقات کے لیے اخلاقی اور اداراتی ضابطوں کی تشکیل۔

(۳) موجودہ معاشرہ کی اخلاقی، اسلامی، تبلیغی، اجتماعی، عملی ضرورتوں کو سامنے رکھ کر عربی مدارس کے طلبہ کی ذہنی علمی اور عملی تربیت کے لیے ایک جامع نظام کی ترتیب۔

(۴) عربی مدارس کے درمیان تعلیمی معیار کی حد بندی۔

(۵) دینی مدارس کے نظام عمل میں مناسب تبدیلیوں کے لیے مدارس کے نمائندگان پر مشتمل ایک مجلس شوری کی تشکیل۔

اس کانفرنس میں شریک ہونے والے چند علماکرام کے نام یہ ہیں۔

(۱) شہزادۂ اعلی حضرت مفتی اعظم ہند حضرت مولانا شاہ مصطفے رضا قادری بریلوی

(۲) سید العلما حضرت مولانا سید آل مصطفی قادری برکاتی مارہروی صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء

(۳) مجاہد ملت حضرت مولانا الشاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری اڑیسوی صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت وبانی جامعہ حبیبیہ الہ آباد۔

(۴) شمس العلما حضرت مولانا قاضی شمس الدین احمد جعفری رضوی جونپوری۔

(۵) خطیب مشرق حضرت مولانا مشتاق احمد نظامی بانی دار العلوم غریب نواز آلہ آباد۔

(۶) مفتی مالوہ حضرت مولانا محمد رضوان الرحمٰن فاروقی اندور، مدھیہ پردیش۔

(۷) سلطان الواعظین حضرت مولانا عبد المصطفی اعظمی مجددی نقشبندی۔

(۸) رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری۔

چھ مئی کی شام کو حضور مفتی اعظم ہند و دیگر علما و مشائخ کرام نے الجامعۃ الاشرفیہ کا سنگ بنیاد رکھا اس وقت کا منظر اور لوگوں کے جذبات کا تلاطم دیکھنے کے قابل تھا۔ لوگ وفورِ جذبات سے بے قابو ہو کر الجامعۃ الاشرفیہ کی تعمیر، اس کے تابناک مستقبل کی دعا اور مالی تعاون کے لیے ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

سید العلما نے اسی تعلیمی کانفرنس میں اپنی تقریر میں فرمایا۔

,,اشرفیہ اور حافظ ملت کے ساتھ آل رسول ہے اور جس کے ساتھ آل رسول ہے اس کے ساتھ رسول ﷺ ہیں۔ ضرورت پیش آئی تو آل رسول اپنے مریدین و مخلصین کو ساتھ لے کر اس کے لیے ہر طرح کی قربانی پیش کرے گا،،۔

مرکزی درسگاہ کے ۲۸ کمروں کی تعمیر کی ذمہ داری لوگوں نے ایک ایک کر کے اپنے سر لی اور ہزاروں روپیے نقد پیش کیے۔

بفضلہٖ تعالیٰ ۵؍ جولائی ۱۹۷۲ء سے الجامعۃ الاشرفیہ کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔

حافظ ملت کی سربراہی میں جمشید پور، بھیونڈی، بمبئی وغیرہ کے دورے ہوئے۔

جن میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور لوگوں نے بڑی فراخدلی کے ساتھ قابل قدر تعاون

پیش کیا، ان دوروں میں حافظ ملت کے ساتھ حضرت علامہ ارشد القادری، حضرت مفتی عبد المنان اعظمی، مولانا سید اسرار الحق، مولانا قمر الزماں اعظمی اور بکثل اتساہی خصوصیت کے ساتھ شریک سفر رہے۔

حضور مفتی اعظم ہند کی یہ دعا اور اپیل الجامعۃ الاشرفیہ کے لیے قیمتی اثاثہ ثابت ہوئی۔

,,دار العلوم اشرفیہ مبارک پور کو ایک عظیم سنی یونیورسٹی میں تبدیل کرنے کی نیک کوشش کا میں خیر مقدم کرتا ہوں اور حافظ ملت حضرت مولانا عبد العزیز صاحب کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ مولی تعالی انہیں اپنے عظیم مقاصد میں کامیاب فرمائے اور حضرات اہل سنت کو توفیق بخشے کہ وہ اشرفیہ عربی یونیورسٹی کی تعمیر میں حصہ لے کر دین کی ایک اہم اور بنیادی ضرورت پوری فرمائیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں،،۔

فقیر مصطفے رضا قادری غفرلہ

۲۶؍ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

الجامعۃ الاشرفیہ کی مرکزی درسگاہ جسکا سنگ بنیاد حضور مفتی اعظم ہند و دیگر علماے اہل سنت نے رکھا اس کی دو منزلہ شاندار عمارت ڈیڑھ سال میں مکمل ہو گئی اور اب دار الحدیث کے اوپر ایک نہایت باوقار گنبد بھی تعمیر ہو چکا ہے۔

۱۶؍ ۱۷؍ نومبر ۱۹۷۳ء میں دوسری تعلیمی کانفرنس ہوئی جس میں سابقہ ذوق و شوق کے ساتھ علما و مشائخ اور عوام و خواص نے بھرپور حصہ لیا اور علما کی میٹنگ میں مزید تعمیر و نظام تعلیم و نصاب تعلیم اور دستور اساسی پر غور و خوض ہوا۔

"شعبۂ نشریات اور ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور"

تحریری واشاعتی کام کی ضرورت واہمیت محسوس کرتے ہوئے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور نے شعبۂ نشریات قائم کیا جس کی طرف سے متعدد کتابیں اور کتابچے شائع ہو چکے ہیں۔ چند کتابوں کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) ارشاد القرآن: ۱۹۴۷ء کے بعد ہجرت کے نام پر لاکھوں مسلمان ترک وطن کرنے لگے اور اسکے کچھ اثرات مشرقی یوپی تک پہنچنے لگے تو ارشاد القرآن لکھ کر حافظ ملت نے مسلمانوں کو یہ پیغام دیا کہ انہیں اپنے وطن عزیز میں رہ کر ہی جینا اور مرنا ہے۔ ہراساں اور سراسیمہ ہونا مسلمان کی شان نہیں۔ اللہ تبارک وتعالی حامی وناصر اور محافظ ونگہبان ہے اسی کے دست قدرت میں نظام کائنات ہے۔ وہی عزت وذلت دینے والا ہے اسی سے لولگا کر اسی سے حفظ وامان کی دعا کرنی ہے اور اسی کے فضل وکرم سے وہ کشتی ملت بحفاظت اپنے ساحل تک پہنچے گی جو اس وقت گردش اور بھنور میں ہے۔ نقارۂ رحیل میں مرد مومن کی یہ آواز موثر ثابت ہوئی۔ حواس باختوں کے بہت سے قافلے رک گئے اور لڑکھڑاتے ہوئے قدم جم گئے۔ شعبۂ نشریات سے اس کی کئی بار اشاعت ہو چکی ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن تقسیم ہند کے چند ماہ بعد منظر عام پر آیا تھا۔

(۲) الوسیلۃ السنیۃ: مبارک پور میں ایک جاہل واعظ نے وسیلہ کے خلاف بے سروپا باتیں کیں اور اسے شرک وبدعت قرار دیا۔ جس سے قصبہ میں چہ می گوئی شروع ہوئی اور وسیلہ کے تعلق سے کچھ لوگ طرح طرح کے شبہات اور عوام کے درمیان بے بنیاد سوالات ابھارنے لگے۔ حضرت مولانا محمد شفیع اعظمی مصباحی ناظم اعلی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور نے الوسیلۃ السنیۃ لکھ کر ان شبہات وسوالات کی سرکوبی کی

اور ثابت کیا کہ انبیاو مرسلین وابرار وصالحین سے توسل کرنا مشروع اور مستحسن ہے۔ آیات واحادیث وآثار واقوال سے اپنے موقف کو آپ نے مدلل ومبرہن کیا۔

(۳) المدیح النبوی: درس نظامی میں سبع معلقات ودیوان حماسہ ودیوان متنبی جیسی منظومات کی تعلیم دی جاتی ہے جو عربی زبان و ادب کے اعتبار سے تو مفید ہیں لیکن اسلامی ادب واخلاق کی روح سے خالی ہیں۔ اس پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے راقم سطور یسین اختر مصباحی نے تلاش وجستجو اور کدوکاوش کے ساتھ المدیح النبوی کے نام سے عربی زبان کا ایک منظوم مجموعہ تیار کیا جو عہد رسالت سے دور حاضر تک کے نمونہ کلام پر مشتمل ہے۔ یہ انتخاب حلقۂ اہل علم میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا اور ہندوپاک کے بہت سے مدارس اہل سنت میں اسے داخل نصاب کر دیا گیا۔

(۴) الادب الجمیل: درس نظامی میں پڑھائی جانے والی منثور ادبی کتابوں کا بھی لگ بھگ وہی حال ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا۔ مولانا افتخار احمد قادری مصباحی نے اس کی جانب توجہ مبذول کی اور مستند عربی کتابوں سے الادب الجمیل کے نام سے ایسے نمونے جمع کئے جو معیاری عربی ادب بھی ہے اور اسلامی ادب بھی ہے۔ یہ کتاب بھی بہت سے مدارس اہل سنت میں داخل نصاب ہے۔

(۵) اشرفیہ کا ماضی اور حال: دار العلوم اشرفیہ مبارک پور کی دینی وعلمی خدمات سے ہندوپاک کا مذہبی حلقہ اچھی طرح واقف ہے۔ لیکن کوئی ایسی تعارفی کتاب نہیں تھی جسے پیش کر کے لوگوں کو اس کی تاریخ سے آگاہ کیا جا سکے۔ مولانا بدر القادری مصباحی نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اشرفیہ کا ماضی اور حال کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی جو ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی۔ روداد وں اور زبانی معلومات پر مشتمل یہ کتاب اشرفیہ کی تحریری تاریخ کا نقش اول ہے۔

(٦) ماھنامہ اشرفیہ: شعبۂ نشریات کی جانب سے اشرفیہ کے نام سے ایک دینی و علمی ماہنامہ کا فروری ۱۹۷٦ء میں اجرا ہوا جو بفضلہٖ تعالیٰ اب تک جاری و ساری ہے اس ماہنامہ کے ذریعہ عوام و خواص تک مذہبی و ملی معلومات و حقائق و علمی تحقیقات اور دیگر تفصیلات پہنچانے کا فریضہ انجام دیا گیا اور الجامعۃ الاشرفیہ کی شہرت و مقبولیت کا دائرہ وسیع کرنے میں بھی اس ماہنامہ نے مفید کردار ادا کیا۔

ادارت کے فرائض انجام دینے والے مدیران کرام کی ترتیب اس طرح ہے۔

۱۔ مولانا بدر القادری مصباحی: پہلا شمارہ آپ کی ادارت میں شائع ہوا۔ مولانا موصوف جہاں ایک اچھے قلم کار ہیں وہیں ایک بہترین شاعر بھی ہیں۔ بادۂ حجاز اور الرحیل کے نام سے آپ کا مجموعہ کلام شائع ہو چکا ہے۔ اسلام اور امن عالم کے نام سے ایک گرانقدر کتاب آپ کی تالیف ہے جو علما اور دانشوروں کے درمیان یکساں مقبول ہے۔ دیگر کئی کتابیں اور تراجم آپ کے قلم سے نکل کر اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔ تقریباً تین سال اشرفیہ میں رہنے اور مدیر اعلیٰ کی حیثیت سے ماہنامہ اشرفیہ کی خدمت کرنے کے بعد ۱۹۷۸ء سے اب تک ہالینڈ میں مقیم ہیں۔ کئی افریقی و امریکی ممالک کا دورہ کرنے کے علاوہ حج و عمرہ و زیارت حرمین شریفین کی سعادت سے سرفراز ہو چکے ہیں۔ المجمع الاسلامی مبارک پور کے بنیادی ارکان میں ہیں۔ تحریر سے خصوصی دلچسپی ہے۔ خطابت کی بھی اچھی صلاحیت ہے۔

۲۔ مولانا سید شمیم گوہر مصباحی الہ آبادی: مولانا بدر القادری مصباحی کے ہالینڈ جانے کے بعد ماہنامہ اشرفیہ کی ادارت کا قرعۂ فال آپ کے نام نکلا۔ حضرت سید شاہ عزیز احمد ابو العلائی کے آپ فرزند ارجمند ہیں۔ شاعری کا اچھا ذوق ہے۔ طنز و مزاح نگاری سے بھی دلچسپی ہے۔ آپ کے دور ادارت میں ادب و شاعری اور تنقید و

تبصرہ سے متعلق اچھے خاصے مضامین زینت ماہنامہ ہوتے رہتے تھے۔ اس وقت آپ خانقاہ حلیمیہ ابو العلائیہ الہ آباد کے وارث و سجادہ نشیں ہیں۔

۳۔ حضرت قاری محمد یحییٰ اعظمی مصباحی: آپ کی شخصیت اشرفیہ اور وابستگان اشرفیہ کے درمیان مشہور و متعارف ہے۔ آپ حافظ ملت کے معتمدین میں تھے۔ اشرفیہ کے لیے آپ کی خدمات نہایت اہم اور ناقابل فراموش ہیں۔ سید شمیم گوہر مصباحی کے بعد اعزازی طور پر سال ڈیڑھ سال تک آپ نے اشرفیہ کی ادارت فرمائی۔ ایک مدت تک اشرفیہ کے آپ ناظم اعلیٰ رہ چکے ہیں ۱۴۱٦ھ مطابق ۱۹۹٦ء میں آپ کا وصال ہو چکا ہے۔ رب کائنات اپنے حبیب کائنات ﷺ کے صدقہ میں آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین۔

ادارت اور دیگر خدمات اشرفیہ میں آپ کے دیرینہ رفیق کار حضرت مولانا محمد شفیع اعظمی مصباحی ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۹۹۱ء میں آپ سے پہلے ہی وصال کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے میں آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۴۔ مولانا محمد عبد المبین نعمانی مصباحی: مخلص، سادہ طبیعت، سلیم الفطرت، منکسر المزاج ہیں۔ نعمانی صاحب نے جب ماہنامہ اشرفیہ کی ادارت کی باگ ڈور سنبھالی تو تبلیغ و اصلاح کی جانب خصوصی توجہ دی اور چھانٹ چھانٹ کر ایسے مضامین و مقالات اور خبریں شائع کیں اور ایسے اداریے تحریر کئے جنہیں قوم کی اصلاح اور اس میں بیداری پیدا کرنے کے لیے وہ ضروری سمجھتے تھے۔ بے لوث خدمت کرنا آپ کی فطرت ہے۔ المجمع الاسلامی مبارک پور کے بانی ارکان میں شامل ہیں۔ اخلاص و دردمندی اور کردار و عمل کی چلتی پھرتی تصویر ہیں۔

۵۔ مولانا مبارک حسین مصباحی: اشرفیہ کے مدرس ہونے کے بعد دس سال سے

ماہنامہ اشرفیہ کے مدیر بھی ہیں۔ متحرک نوجوان، صالح ابھرتے ہوئے قلم کار اور خطیب ہیں۔ اللہ کرے حسن وخوبی کے ساتھ وہ منصب ادارت کو زیادہ دنوں تک سنبھالتے رہیں۔

مولانا بدر القادری مصباحی اور مولانا سید شمیم گوہر مصباحی کے دور ادارت میں ماہنامہ اشرفیہ کی جانب سے حافظ ملت نمبر اور مجاہد ملت نمبر نکلے۔ یہ دونوں نمبر بہت وقیع اور گراں قدر ہیں۔ پہلا نمبر حافظ ملت کی حیات وخدمات کے بارے میں ہے۔ دوسرا نمبر مجاہد ملت حضرت مولانا محمد حبیب الرحمٰن قادری اڑیسوی (وصال ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹۸۱ء) کی حیات و خدمات سے متعلق ہے۔ مولانا مبارک حسین مصباحی کے دور ادارت میں چھوٹے بڑے کئی نمبر نکل چکے ہیں۔ صدر الشریعہ نمبر ۱۹۸۵ء ، پیغمبر اعظم نمبر ۱۹۹۱ء انوار حافظ ملت نمبر ۱۹۹۲ء ، تعلیمی کنونشن نمبر ۱۹۹۶ء ، سلطان الھند غریب نواز نمبر ۱۹۹۸ء ، جشن شارح بخاری نمبر ۲۰۰۰ء فقیہ اعظم ہند نمبر ۲۰۰۰ء مزید براں کچھ خصوصی شمارے بھی نکلے سید العلما اور احسن العلما کی حیات وخدمات پر مشتمل "سیدین نمبر" کی ترتیب کا کام جاری ہے تقریباً چھ سو صفحات کی کتابت مکمل ہو چکی ہے۔

ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور کے پہلے شمارہ فروری ۱۹۷۶ء میں حافظ ملت کا یہ ارشاد گرامی شائع ہوا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلی علی حبیبه الکریم

اما بعد۔ برادران اسلام! السلام علیکم۔ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور ایک قدیم دینی درسگاہ ہے، جو ترقی کر کے دار العلوم اشرفیہ ہوا اور اب الجامعۃ الاشرفیہ ہے۔ یہ دینی ادارہ اپنی پوری جدوجہد کے ساتھ تعلیمی و تبلیغی دینی خدمات انجام دیتا رہا۔

۲۰ر شوال ۱۳۹۳ھ کی مجلس شوری نے اس میں شعبۂ نشرو

اشاعت کا اضافہ کیا۔ یہ شعبہ اپنی بساط کے مطابق تقریری و تحریری خدمات انجام دیتا رہا۔ قلمی خدمات ارشاد القرآن، اشرفیہ کا ماضی اور حال، الوسیلۃ السنیۃ شائع ہو کر منظر عام پر آچکیں۔

اب مستقل ماہنامہ اشرفیہ آپ کے زیر نظر ہے۔ ان شاء المولی القدیر یہ رسالہ مذہبی ماہنامہ نہایت پابندی کے ساتھ وقت پر پہونچتا رہے گا۔ امید کہ آپ اس کی قدر کریں گے اور حتی الامکان اس کی اشاعت کو فروغ دیں گے۔ اور اعانت فرمائیں گے۔

دعا ہے کہ مولائے کریم اپنے حبیب علیہ الصلاۃ والتسلیم کے صدقہ میں اس ماہنامہ اشرفیہ کو قوم وملت اور مذہب اہل سنت کے لیے مفید سے مفید تر فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقط

عبد العزیز عفی عنہ

۲۵ر ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ

لائبریری اور کمپیوٹر سنٹر

اشرفیہ سے متعلق سب سے قدیم لائبریری اشرفی دار المطالعہ ہے جس سے نصف صدی سے زیادہ عرصہ سے طلبۂ اشرفیہ علمی استفادہ کر رہے ہیں۔ اور مذہبی و اسلامی ذخیرۂ کتب سے اپنی علمی تشنگی بجھانے کے ساتھ عربی اور عام معلومات میں اضافہ کر رہے ہیں۔ مجلّات و رسائل کا بھی اس دار المطالعہ کے اندر روزانہ مطالعہ کرتے رہتے ہیں، اس دار المطالعہ کا انتظام و انصرام طلبہ سے وابستہ ہے۔ اس کے علاوہ مکتبۃ اللغۃ العربیہ کے نام سے بھی طلبہ کی ایک لائبریری ہے۔ جس میں عربی زبان

وادب کی کتابیں جمع کی گئی ہیں تاکہ قدیم وجدید نثری وشعری اسلوب سے طلبۂ اشرفیہ واقف ہوتے رہیں۔ اور عہد بعہد عربی زبان کے اسلوب اور اس کے ہر دور کے ادبا وشعرا اور ان کی ادبی خدمات اور نمونے طلبہ کے پیش نظر رہیں۔

طلبہ کے لیے درسی کتابوں کا انتظام آغاز مدرسہ سے ہی اشرفیہ کے ذمہ رہا ہے۔ اس لیے اس کی مرکزی لائبریری میں درسی وغیر درسی کتابوں کا وافر ذخیرہ ہے اس مرکزی لائبریری میں تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، عربی ادب، تاریخ اسلام، سیرۃ و تصوف اور منطق و فلسفہ، میراث و مناظرہ وغیرہ کی ہزاروں کتابیں ہیں۔ طلبہ کو ان کی جماعت کے حساب سے شوال میں کتابیں تقسیم کی جاتی ہیں۔ جنہیں وہ امتحان سالانہ کے بعد تعطیل کلاں میں گھر جانے سے پہلے جمع کر دیتے ہیں۔

الجامعۃ الاشرفیہ کے دار الافتاء میں ہر ماہ سیکڑوں مذہبی سوالات آتے ہیں اور یہاں سے ان کے مستند جوابات دیئے جاتے ہیں۔ نیز دار الافتاء میں کمپیوٹر کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان وصال ۶/ صفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۱/ مئی ۲۰۰۰ء جنہوں نے ۱۹۷۶ء سے ۲۰۰۰ء تک صدر شعبہ افتا الجامعۃ الاشرفیہ کی حیثیت سے عظیم فقہی خدمت انجام دی ہے۔ ہزاروں فتاوی تحریر کئے ہیں۔ ان کے دور میں دار الافتاء کے لیے مستقل لائبریری کا انتظام ہوا اور اس کے اندر فقہ وفتاوی سے متعلق تقریبا سبھی ضروری کتابیں موجود ہیں۔

طلبہ کی لائبریری کے لیے الگ ایک مستقل عمارت تعمیر ہو چکی ہے۔ جس میں بہت جلد وہ لائبریری منتقل ہونے والی ہے۔

ایک بڑے ہال میں اشرفیہ کمپیوٹر سنٹر قائم ہو چکا ہے۔ جس کے اندر ملٹی میڈیا بیس کمپیوٹر ہیں، تین ٹیچر روزانہ طلبہ کو کمپوزنگ، ڈیزائننگ اور پروگرامنگ کی ٹریننگ دیتے ہیں۔

مجلس شرعی

عہد حاضر میں سائنس کی حیرت انگیز ترقی سے روزانہ نئی نئی ایجادات سامنے آرہی ہیں، اور طرح طرح کی تبدلیاں رونما ہو رہی ہیں، اس سے جہاں بے شمار فوائد و منافع اور طرح طرح کی سہولتیں پیدا ہو رہی ہیں، وہیں ان جدید مصنوعات اور ان سے متعلق دیگر اشیا کے شرعی احکام کی پیچیدگیوں اور مشکلات نے علماے کرام و مفتیان عظام کے لئے زبردست الجھنوں یا صبر آزما کدو کاوش کا سامان بھی پیدا کر دیا ہے، مذہبی ذمہ دار ہونے کے ناطے ان کا یہ فرضِ منصبی ہے کہ قرآن وحدیث اور اصول شرع کی روشنی میں ان کے شرعی احکام کا استخراج واستنباط کریں، اور عوام کو ان سے آگاہ کریں، مگر مختلف مجبوریوں کی بنا پر تن تنہا ہر عالم و مفتی کے لیے اس ذمہ داری سے عہدہ بر آ ہونا مشکل کام ہے۔

اس لیے ایک زمانہ سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ محنتی، باصلاحیت اور ماہر علماے کرام و مفتیان عظام کا ایک بورڈ تشکیل دیا جائے جو حسب ضرورت اہم اور پیچیدہ مسائل پر فقہی سیمنار اور علمی مذاکرات کرے، اور اربابِ فقہ وافتا واصحابِ فکر وبصیرت کو یکجا کر کے سر جوڑ کر بیٹھنے اور مغلق ولاینحل مسائل کے حل تلاش کرنے کے مواقع فراہم کرے اور قوم مسلم کی ہدایت و رہنمائی اور قیادت و پیشوائی کا کام کرے۔ یہ کام نہایت مشکل، دشوار، جاں سوز اور دل گداز تھا، اس کے لیے عزم محکم کے ساتھ استقامت وثابت قدمی اور اخلاص وایثار کی ضرورت تھی۔

الحمد للہ! جامعہ اشرفیہ کے زندہ دل، حساس، جرات مند اور بااخلاص ذمہ داروں نے سب سے پہلے شدت کے ساتھ اس کی ضرورت و اہمیت کو محسوس کیا اور

۲۳/ جمادی الاخرہ ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۹/ دسمبر ۱۹۹۲ء بروز شنبہ "مجلس شرعی" کے نام سے اس بورڈ کا قیام عمل میں آگیا اور اسی وقت ماہر و تجربہ کار، ذی شعور و باصلاحیت اور اپنے فرائضِ منصبی کی ادائیگی میں چاق چوبند علمائے کرام و مفتیان اسلام کو ارکانِ مجلس کے طور پر نامزد کیا گیا۔ بعد میں اکابر علما و مشائخ پر مشتمل ایک سہ رکنی فیصل بورڈ کی تشکیل ہوئی تا کہ وہ سیمنار کے تمام مباحث، تحقیقات و تنقیحات اور مندوبین علما کی آرا سننے کے بعد ان مسائل کا فیصلہ کرے جو سیمنار میں حل نہ ہو سکے۔

مجلس شرعی کے زیر اہتمام تادمِ تحریر مختلف اہم موضوعات پر چھوٹے بڑے نو فقہی سیمنار منعقد ہو چکے ہیں جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

✓ ☆ پہلا سیمنار: یکم جمادی الاولیٰ تا ۴/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۸/ تا ۲۱/ اکتوبر ۱۹۹۳ء دو شنبہ تا پنج شنبہ منعقد ہوا۔ جو چھ خصوصی نشستوں اور ایک جلسۂ عام پر مشتمل تھا، اس کے موضوعات یہ تھے۔

۱۔ الکحل آمیز دواؤں اور رنگین چیزوں کا حکم۔

۲۔ جان و مال کا بیمہ

۳۔ مشترکہ سرمایہ کمپنی میں شرکت اور اس کے حصوں کی خریداری۔

☆ دوسرا سیمنار: ۱۹/ تا ۲۲/ رجب ۱۴۱۵ھ مطابق ۲۳ تا ۲۶ دسمبر ۱۹۹۴ء جمعہ تا دو شنبہ منعقد ہوا اس کے موضوعات یہ تھے۔

۱۔ مشترکہ سرمایہ کاری۔ ۲۔ دوامی اجارہ (پگڑی کا مسئلہ) ۳۔ دیون اور ان کے منافع پر زکوۃ۔ ۴۔ چک کی خرید و فروخت۔

ان تمام مسائل پر مقالات پیش ہوئے، مندوبین کی گرما گرم علمی بحثیں ہوئیں مگر کوئی تصفیہ نہ ہو سکا اور طے یہ ہوا کہ تنقیح طلب امور کی فہرست تمام مندوبین کو

ارسال کر دی جائے اور وہ غور و خوض کے بعد جوابات لکھیں، پھر ان کی روشنی میں کسی حل اور فیصلے تک پہنچا جا سکتا ہے۔ اس کے ضروری مقدمات کی ترتیب کے بعد قریبی علمائے کرام و مفتیانِ عظام کو دعوت دی گئی، اور ۱۱/ تا ۱۳/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ پھر ۲۲/ ۲۳/ رجب ۱۴۱۸ھ اور ۱۵/ ۱۶/ ذی قعدہ ۱۴۱۸ھ کو مختصر پیمانے پر تین مذاکرات منعقد ہوئے جن میں نہایت با مقصد، نتیجہ خیز اور سنجیدہ علمی بحثیں ہوئیں اور بحمدہ تعالیٰ ایک مسئلہ کو چھوڑ کر تمام مسائل فیصلے کی منزل تک پہنچ گئے۔

☆ چھٹا سیمنار: ۱۷/ تا ۲۱/ ربیع النور ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۲/ تا ۱۷/ جولائی ۱۹۹۸ء یکشنبہ تا پنج شنبہ منعقد ہوا اس کے موضوعات یہ تھے۔

۱۔ اسباب ستہ کی تنقیح و تحدید۔ ۲۔ اعضا کی پیوند کاری۔ ۳۔ خون چڑھانے، اس کی خرید و فروخت، لین دین اور بلڈ بینکنگ کا مسئلہ۔

ان میں پہلا عنوان نہایت پیچیدہ، مشکل اور جگر سوز تھا سارے عنوانات پر مندوبین نے بڑی جاں فشانی، عرق ریزی اور محنت سے مقالات لکھے، بحثیں کی، اور ان کے اکثر گوشوں کا فیصلہ ہو گیا۔

بقیہ گوشوں کا حل تلاش کرنے کے لیے ۱۹/ تا ۲۲/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۲/ ۱۵/ ستمبر ۱۹۹۸ء اور ۱۸/ تا ۲۱/ صفر ۱۴۲۰ھ مطابق ۴/ تا ۷/ جون ۱۹۹۹ء کو مختصر پیمانے پر دو سیمنار ہوئے اور تقریباً سبھی گوشوں کے شرعی حل نکل آئے۔

☆ نواں سیمنار: ۱۲/ تا ۱۵/ ذی قعدہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۸/ تا ۲۱/ فروری ۲۰۰۰ء جمعہ تا دو شنبہ منعقد ہوا اس کے موضوعات درج ذیل ہیں۔

۱۔ دیہات میں جمعہ اور جمعہ کے بعد ظہر با جماعت۔ ۲۔ ہائر پر چیز (عقد بیع مع اجارہ۔ یا۔ کرایہ فروخت) ۳۔ تالاب اور باغات کا ٹھیکہ۔

ہر سیمنار پر ایک لاکھ سے زائد کے اخراجات ہوتے ہیں اور بحمد اللہ جامعہ اشرفیہ بلا شرکتِ غیرے تنہا یہ مالی بار برداشت کرتا ہے۔

اس سے جہاں سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والرضوان اور آپ کے اصحاب و تلامذہ کی ,,سنت تدوین فقہ،، کا احیا، جدید تقاضوں کے مطابق فقہی احکام کی ترتیب و تدوین اور نو پید امسائل کے شرعی حل کی تلاش و جستجو کا کام ہو رہا ہے وہیں نوجوان علما کی علمی و فقہی تربیت بھی ہو رہی ہے۔ تا کہ مستقبل میں بالغ نظر، دقیقہ بیں اور نکتہ رس علما کی ٹیم تیار ہو سکے جو دینی و شرعی اور قومی و ملی مسائل میں امتِ مسلمہ کی صحیح رہنمائی کرے اور قومِ مسلم کے سفینے کو ساحلِ نجات سے ہم کنار کرے۔

مولا تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے صدقے میں مجلس شرعی کو اور زیادہ متحرک و فعال اور با مقصد بنائے اور اسے دین متین کی بیش از بیش خدمات انجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین

ادارہ تحقیقات حافظ ملت

۱۹۸۹ء میں حضرت عزیز ملت کی سر پرستی میں ادارہ تحقیقات حافظ ملت کا قیام عمل میں آیا۔ اس کا بنیادی مقصد حیات حافظ ملت، جامعہ اشرفیہ اور فرزندان اشرفیہ کے حوالے سے سوانحی، تاریخی اور تحقیقی کام کرنا ہے۔ ۲۸/ر دسمبر ۱۹۸۹ء کو اس کا پہلا حافظ ملت سیمنار ہوا، دوسرا حافظ ملت سیمنار ۷/ر دسمبر ۱۹۹۱ء کو منعقد ہوا۔

اس ادارہ سے ایک اہم سیمنار شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی صدر شعبۂ افتا کی حیات و خدمات پر ان کی حیات میں ہو چکا ہے۔ شارح بخاری کے حوالے سے یہ اولین پیش رفت تھی۔ پہلے سیمنار کے مقالات کا مجموعہ بنام ,,حافظ ملت۔ افکار اور کارنامے،، ۱۹۹۰ء میں ادارہ تحقیقات سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کے مرتب مولانا

مبارک حسین مصباحی ہیں۔ انہوں نے دوسرے سیمنار کے مقالات ماہنامہ اشرفیہ سے بنام انوار حافظ ملت نمبر، ۱۹۹۴ء میں شائع کیے، یہ ادارہ انہیں کے زیر عمل ہے۔

اشرفیہ کا انتظام و انصرام

اشرفیہ کے وسیع انتظامات کو کنٹرول کرنے اور نظم و ضبط بحال رکھنے کے لیے مجلس انتظامی کی روایت اشرفیہ میں آغاز عمل ہی سے قائم ہے۔

شیخ محمد امین انصاری صدر مدرسہ اور شیخ علیم اللہ ناظم و خیر اللہ دلال متولی مدرسہ کے دور کی ایک روداد میں ہے۔

,,دار العلوم اہل سنت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم قصبہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ بتیس سال سے ایک باضابطہ کمیٹی کے ماتحت قائم رہ کر تعلیمی اور تبلیغی خدمات انجام دے رہا ہے۔ جس کے سر پرست شمع شبستان غوثیت حضرت مولانا العلام الشاہ ابو المحامد سید محمد صاحب قبلہ محدث کچھوچھوی دامت برکاتہم و علامہ زمن خاتم الفقہاء حضرت صدر الشریعۃ مولانا شاہ ابو العلاء محمد امجد علی صاحب قبلہ اعظمی دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ علاوہ اراکین و عہدہ داران کے چالیس اشخاص معززین قصبہ ممبر کمیٹی ہیں۔ جن کے مشورے سے امور انتظامی طے پاتے ہیں۔ (مطبوعہ ص ۲ روداد ۶۲-۱۳۶۱ھ)

آج کل کی مجلس انتظامی کے عہدیداران یہ ہیں۔

(۱)	حضرت مولانا عبد الحفیظ	مراد آبادی	سربراہ اعلی و صدر
(۲)	الحاج محمد نظام الدین	مبارک پوری	نائب صدر
(۳)	الحاج سرفراز احمد	مبارک پوری	ناظم اعلی
(۴)	مولانا محمد ادریس	بستوی	نائب ناظم

(۵) جناب مہدی حسن	مبارک پوری	نائب ناظم
(۶) الحاج محمد حسین	مبارک پوری	خازن
(۷) جناب ابو بکر	مبارک پوری	محاسب
(۸) جناب حاجی محمد مجتبیٰ	مبارک پوری	نگراں
(۹) ڈاکٹر عبد الاول	مبارک پوری	ممبر
(۱۰) جناب نور اللہ	مبارک پوری	ممبر
(۱۱) الحاج عطاء اللہ	مبارک پوری	ممبر
(۱۲) ڈاکٹر عبد الخالق	مبارک پوری	ممبر
(۱۳) الحاج محمد اسلام	مبارک پوری	ممبر
(۱۴) جناب شبیر احمد	مبارک پوری	ممبر
(۱۵) الحاج نور الحق قریشی	مبارک پوری	ممبر

(۱۶) شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ۔ متوفی ۶ رصفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۱ رمئی ۲۰۰۰ء ناظم تعلیمات تھے۔

۴۹ رممبران پر مشتمل مجلس شوری ہے۔ جس کے مذکورہ عہدیداران و ممبران بھی ممبر ہیں۔ ان کے علاوہ چند نام درج ذیل ہیں۔

جانشین مفتی اعظم ہند حضرت مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری بریلی شریف

حضرت علامہ ارشد القادری مصباحی	جمشید پور
حضرت مولانا سید مجتبیٰ اشرف مصباحی	کچھوچھہ شریف
حضرت مفتی مولانا اشفاق حسین نعیمی	جودھ پور
حضرت مولانا عبید اللہ خاں اعظمی مصباحی	ممبر پارلیمنٹ

حضرت مولانا غلام یٰسٓ مصباحی	بنارس
ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی	مبارک پور
الحاج بکل اتساہی	بلرام پور
ڈاکٹر شکیل احمد اعظمی مصباحی	گھوسی۔ مئو

جامعہ اشرفیہ کا نصاب تعلیم

درجات پرائمری و ہائی اسکول کے علاوہ اشرفیہ میں درجہ حفظ و تجوید کا شعبہ ایک دو منزلہ بلڈنگ میں قائم ہے۔ جس میں حفظ و تجوید قرآن کی تعلیم ہوتی ہے۔ یہ تین سندیں طلبہ کو دی جاتی ہیں۔ (۱) سند حفظ قرآن (۲) سند تجوید قرآن بروایت حفص (۳) سند قرآت سبعہ و عشرہ

درجہ اعدادیہ کے بعد درس نظامی کا آٹھ سالہ کورس ہے۔ درجۂ سادسہ کی تکمیل کے بعد طلبہ کو سند عالمیت اور درجۂ ثامنہ کی تکمیل کے بعد سند فضیلت ملتی ہے۔ اس کے بعد دو سالہ کورس تخصص کا ہے، اشرفیہ کی عالمیت کی سند کی بنیاد پر لکھنؤ یونیورسٹی اور جامعہ ملیہ دہلی میں بی، اے کے لیے طالب علم کو داخلہ مل جاتا ہے۔

ہر سال ہر درجہ کا ششماہی اور سالانہ امتحان ہوتا ہے۔ ششماہی امتحان مکمل تحریری ہوتا ہے۔ اور سالانہ امتحان کچھ تحریری اور کچھ تقریری۔ امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کے درجات اس طرح ہیں۔ اعلی، اوسط، ادنی۔ اعلی کے لیے ۶۰ رفیصد، اوسط کے لیے ۴۵ رفی صد اور ادنی کے لیے ۳۳ رفی صد نمبر لانا ضروری ہے۔ ۳۳ رفی صد سے کم نمبر حاصل کرنے والے طلبہ فیل قرار دیے جاتے ہیں۔ اور اگلے تعلیمی سال میں انہیں پھر اسی درجے میں پڑھنا پڑتا ہے جس کا وہ امتحان دے چکے ہیں۔ امتحان کا باضابطہ نظام ہے جس کی تحریری اطلاع طلبہ کو ہر مرحلے میں دے دی جاتی ہے۔

اشرفیہ کانصاب تعلیم مجموعی طور پر درس نظامی ہے جو طلبہ کے لیے نہایت جامع اور مفید ہے۔اور ذہین ومحنتی طلبہ کے اندر فنی استعداد ولیاقت پیدا کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتا اشرفیہ کی آب وہوا اور اس کے ماحول سے متاثر ہو کر اکثر طلبہ بلکہ سبھی طلبہ اپنی متعلقہ درس گاہوں میں پابندی کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔اور رات میں انہماک و دلچسپی کے ساتھ اپنی درسی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

مکمل نصاب کئی بار شائع ہو چکا ہے اجمالی خاکہ یہ ہے

نصاب تعلیم دار العلوم اشرفیہ مبارک پور

تعلیمی مراحل

(۱) ابتدائی	۶سال
(۲) ثانوی	۵سال
(۳) عالی	۴سال
(۴) اعلی	۲سال

نصاب میں شامل فنون اور مضامین

درجہ ابتدائیہ

(۱) قرآن شریف
(۲) عقیدہ وفقہ
(۳) اخلاق
(۴) معاشرت
(۵) اردو زبان
(۶) ہندی زبان
(۷) سائنس
(۸) حساب
(۹) جغرافیہ
(۱۰) قواعد اردو
(۱۱) انگلش
(۱۲) عام معلومات

درجہ ثانویہ

(۱) فارسی ادب
(۲) فارسی قواعد
(۳) اردو ادب
(۴) فارسی انشا
(۵) عقائد
(۶) فقہ
(۷) سیرت
(۸) حدیث
(۹) اصول فقہ
(۱۰) عربی صرف
(۱۱) عربی نحو
(۱۲) بلاغت
(۱۳) عروض وقوافی
(۱۴) عربی ادب
(۱۵) عربی انشا
(۱۶) منطق
(۱۷) فلسفہ
(۱۸) تاریخ
(۱۹) رجال
(۲۰) جغرافیہ
(۲۱) سائنس
(۲۲) حساب
(۲۳) انگلش ادب
(۲۴) انگلش قواعد
(۲۵) انگریزی انشا
(۲۶) عام معلومات

درجہ عالیہ

(۲۷) تفسیر
(۲۸) اصول تفسیر
(۲۹) اصول حدیث
(۳۰) مناظرہ
(۳۱) فرائض
(۳۲) تاریخ فقہ
(۳۳) تاریخ تدوین قرآن وحدیث
(۳۴) تاریخ فرق
(۳۵) مطالعہ مذاہب
(۳۶) معاشیات
(۳۷) تمدن
(۳۸) سیاست
(۳۹) تنقید عربی
(۴۰) منتخب موضوع پر تحقیقی مقالہ

درجہ اعلیٰ

(۱) تفسیر
(۲) اعجاز قرآن
(۳) حدیث
(۴) اصول حدیث
(۵) سیر محدثین
(۶) فقہ
(۷) کتاب فتاویٰ
(۸) فقہ مذاہب کا جائزہ
(۹) علم اسرار
(۱۰) ادب عربی
(۱۱) انشائے عربی
(۱۲) سیاست
(۱۳) ثقافتی تاریخ
(۱۴) فقہ عربی
(۱۵) فقہ اسلامی اور قوانین انسانی کا تقابلی جائزہ
(۱۶) منتخب موضوع پر تحقیقی مقالہ

معیار تعلیم

معیار تعلیم کے سلسلہ میں اشرفیہ کی ایک قدیم روداد میں ہے۔

"یوں تو دار العلوم ہذا میں قاعدۂ بغدادی سے لے کر دورۂ حدیث تک جملہ علوم فنون عقلیہ و نقلیہ کی تعلیم باقاعدہ جاری رہے، درجہ حفظ القرآن و ناظرہ و اردو فارسی تجوید و قراءت، درجات عربی۔ ضروریات زمانہ کا لحاظ رکھتے ہوئے انگریزی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ طلبہ درجات فوقانیہ کو تقریر و تحریر مکالمہ و مناظرہ بھی سکھایا جاتا ہے۔ تعلیم دین کے ساتھ ساتھ صحیح مذہبی و دینی تربیت کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے۔ مدرسہ سے کچھ دور ایک مسجد ہے۔ طلبہ نماز باجماعت اس مسجد میں ادا کرتے ہیں۔ مدرسین حضرات اس امر کی خاص نگرانی رکھتے ہیں۔ خلق نبوی و عادت مصطفوی کے ساتھ آراستہ ہو کر ایک ایک فارغ التحصیل یہاں سے باہر نکلتا ہے اور اسی مشعل کی روشنی اطراف و اکناف ہند میں پھیلاتا ہے۔ یوپی۔ سی پی، حیدر آباد، بنگال، بہار،

مارواڑ، اڑیسہ، پنجاب غرض کہ تمام ہندوستان میں یہاں کے تعلیم یافتہ آج مسند تدریس و افتا و ارشاد پر متمکن ہیں۔ رات دن ہمارے پاس ہندوستان کے تمام اطراف سے یہاں کے فارغ التحصیل کی طلبی کے خطوط آتے رہتے ہیں۔ مگر ہم ان کی آرزو پوری نہیں کر سکتے، تقریر و تحریر میں جو ملکہ ہمارے دار العلوم کے طلبہ کو حاصل ہے وہ بایہ و شاید ہی کسی مدرسہ میں ہو۔ پھر بحمدہ تعالیٰ وہ ہر جمعرات کو اطراف مبارک پور میں جو دیہات و قصبات واقع ہیں وہاں پیدل جا کر اور چار چار چھ چھ میل سفر کر کے لوگوں کو اللہ و رسول جل جلالہ و ﷺ کا پیغام پہونچاتے ہیں۔ اور یہ سب کام محض حسبۃً للہ ہوتا ہے۔ اس سے کوئی دنیوی غرض وابستہ نہیں۔ اس دار العلوم کے فاضل آج بھی بہت سی جگہ مسند صدارت پر فائز ہیں۔ اور اپنے علم و فضل کا ڈنکا بجا رہے ہیں۔ جس کی فہرست اسی روداد کے نقشۂ فارغ شدگان میں درج ہے ملاحظہ فرمائیں۔"

(ص ۳ روداد دار العلوم اہل سنت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور ۶۳-۱۳۶۵ھ)

اسی روداد ۶۳-۱۳۶۵ھ کے آخری صفحات پر دس گیارہ سال کے اندر اشرفیہ سے فارغ ہونے والے طلبہ کے نام اس طرح درج ہیں۔ نمبر ۲۶ کا نام غلام رشید علامہ ارشد القادری کا اصل نام ہے۔

۱	جناب مولوی قاری احمد اسحق صاحب	تدریس	خطیب جامع مسجد چاملی محلہ ممبئی
۲	جناب مولوی محمد خلیل صاحب پکھو کھوی	تدریس	صدر مدرس مدرسہ اشرفیہ نور العلوم [illegible] اعظم گڑھ
۳	جناب مولوی علی احمد صاحب مبارک پوری	تدریس و افتا	دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ
۴	جناب مولوی محمد حاتم صاحب مبارک پوری	تجارت	مبارک پور اعظم گڑھ
۵	جناب مولوی محمد محبوب صاحب اشرفی مبارک پوری	تدریس و افتا	صدر مدرس مدرسہ احسن المدارس کانپور
۶	جناب مولوی عبد الحق صاحب گونڈوی	تدریس و افتا	صدر مدرس مدرسہ احسن المدارس کانپور
۷	جناب مولوی جان عالم صاحب [illegible]	تدریس	مدرس [illegible]

۸	جناب مولوی محمد حفیظ الدین صاحب اعظمی	حکمت	گولابازار ضلع گورکھپور
۹	جناب مولوی وجیہ الدین صاحب امانی غازی پوری	سجادہ نشین	خانقاہ مولاناضیاءالدین علیہ الرحمہ پیلی بھیت
۱۰	جناب مولوی پیرجی محمد شفیع صاحب جودھپوری	خطیب	خانقاہ مولاناضیاءالدین علیہ الرحمہ پیلی بھیت
۱۱	جناب مولوی قاری محمد عثمان صاحب گھوسی	تدریس	صدرمدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ جلالپور فیض آباد
۱۲	جناب مولوی عبدالغفار صاحب بلیاوی	تدریس	خانقاہ سرکانہی ضلع مظفرپور بہار
۱۳	جناب مولوی مصلح الدین صاحب قندھاری	تدریس وخطابت	خطیب جامع مسجد صدرناگ پور
۱۴	جناب مولوی عبدالستار صاحب اعظمی	تجارت	کریم الدین پور گھوسی، اعظم گڑھ
۱۵	جناب مولوی عبدالرؤف صاحب بلیاوی	تدریس	دارالعلوم اشرفیہ مبارک پوراعظم گڑھ
۱۶	جناب مولوی ظفر علی صاحب بلیاوی	تدریس وافتا	صدرمدرس دارالعلوم اہل سنت اپلیٹاکاٹھیاواڑ
۱۷	جناب مولوی کلیم حسام الحی صاحب بلیاوی	طبابت	بلیا، یوپی
۱۸	جناب مولوی افتخاراحمد صاحب اعظمی	تدریس	مدرسہ عربیہ مگہر، بستی
۱۹	جناب عبدالسبحان صاحب آسامی	تدریس	صدرمدرس مدرسہ عربیہ جھنڈواڑہ سی، پی
۲۰	جناب مولوی عبدالقیوم صاحب آسامی	تدریس	مدرسہ عربیہ جھنڈواڑہ سی، پی
۲۱	جناب مولوی حافظ رحمت اللہ صاحب اعظمی	تدریس	مدرسہ عربیہ جھنڈواڑہ سی، پی
۲۲	جناب مولوی عبدالسلام صاحب مبارک پوری	تجارت	مبارک پوراعظم گڑھ
۲۳	جناب مولوی اخترحسین صاحب اعظمی	تجارت	موضع ادری ڈاک خانہ اندارا ضلع اعظم گڑھ
۲۴	جناب مولوی مقبول احمد صاحب اعظمی	تجارت	کریم الدین پور گھوسی اعظم گڑھ
۲۵	جناب مولوی سید عبدالحق صاحب مبارک پوری	تدریس وخطابت	مدرسہ عربیہ مسجد غریب شاہ دھوراجی کاٹھیاواڑ
۲۶	جناب مولوی غلام رشید صاحب بلیاوی	تدریس	مدرسہ عربیہ آنولہ ضلع بریلی
۲۷	جناب مولوی محمد شفیع صاحب مبارک پوری	تدریس	مبارک پوراعظم گڑھ
۲۸	جناب مولوی عبدالعزیز صاحب مبارک پوری	تدریس	مبارک پوراعظم گڑھ
۲۹	جناب کلیم الدین صاحب مالدہی	تدریس	مالدہ بنگال
۳۰	جناب مولوی غلام مصطفی صاحب بلیاوی	تدریس	رتسڑ بلیا
۳۱	جناب مولوی گل محمد ایگانوی	تدریس	مدرسہ عربیہ حنفیہ اسلام پورمالے گاؤں ناسک

۳۲	جناب مولوی محمد حسین صاحب سمندپوری	تدریس وخطابت	مدرسہ جامع مسجد انڈال بازار ضلع بردوان
۳۳	جناب مولوی عبدالحق صاحب ولیدپوری	تدریس	صدرمدرس مدرسہ اشرفیہ ضیاءالعلوم خیر آباد
۳۴	جناب مولوی محمد فاروق صاحب بنارسی	تجارت	مبارک پور ضلع اعظم گڑھ

اکابر کے تاثرات

دارالعلوم اشرفیہ کے معیار تعلیم کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے میں یہاں اہل سنت کی دو جلیل القدر شخصیتوں کے تاثرات پیش کررہاہوں جن کے آئینے میں آپ ہر چیز اور ہر پہلو بذات خود دیکھ سکتے ہیں۔

(۱) حضور محدث اعظم ہند حضرت مولاناسید محمد اشرفی کچھوچھوی نے ۱۰ ار شعبان ۱۳۶۹ھ کے اپنے معائنہ میں تحریر فرمایا۔

„آج ۱۰ ار شعبان کو مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کے درجہ اعلی کے ان طلبہ کا امتحان لیا گیا جو تفسیر وحدیث کی آخری تعلیم حاصل کرچکے تھے۔ صحیح عبارت خوانی اور صحیح ترجمہ اور صحیح مطلب بتانے میں طلبہ نے بے حد خوش کیا۔ اوران مقامات کا سوال کیا گیا جن کو پہلے سے متعین نہیں کیا گیا تھا۔ کتاب سے باہر کی باتیں امتحانِ ذکاوت کے لیے پوچھی گئیں۔ اور یہ نہ گھبرائے اور سوال کا جواب مدرسانہ انداز میں دیتے رہے اور اس تجربہ کی بنیاد پر جو ملک کے مدارس عربیہ کا رکھتا ہوں اور جابجا امتحان کی خدمت مجھ سے لی جاتی ہے۔ میں بغیر کسی مبالغہ کے کہتا ہوں کہ اس مدرسہ کے کمزور طالب علم کا درجہ دوسرے مدارس کے قابل فخر طلبہ سے بڑھا ہوا پایا۔ یہ مدرسین کرام کی انتھک کوششوں کا اور معاونین مدرسہ کی پاک نیتوں کا ثمرہ ہے۔

فجزاهم الله تعالى احسن الجزاء

(۲) اجمل العلما حضرت علامہ شاہ محمد اجمل صاحب ناظم اعلی مدرسہ اجمل العلوم سنبھل ضلع مراد آباد نے ۷ر شعبان ۱۳۷۶ھ کے اپنے معائنہ میں تحریر فرمایا۔

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و کفی والصلوة والسلام علی من اصطفی ۔صلی الله علیه و علی اله و صحبه و علماء امته و علی کل من اجتبی۔

آج ۷ر شعبان المعظم ۱۳۷۶ھ کو میں نے مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور کے درجہ اعلی و دیگر درجات کی چند مشہور اور مشکل کتابوں کا امتحان لیا۔ میری عادت کسی مدرسہ کی رعایت اور جانبداری کی نہیں ہے۔ بلکہ طلبہ سے ان کی استعداد اور کتاب کی حیثیت کے اعتبار سے سوالات کرنے اور کماحقہ طلبہ کی قابلیت و استعداد کا صحیح جائزہ لینے کی ہے تاکہ اراکین مدرسہ کے سامنے صحیح معیار تعلیم پیش کر سکوں اور دیانتداری سے انہیں طلبہ کی اہلیت اور مدرسین کی محنت اور عرق ریزی کا واقعی اندازہ بتا سکوں۔ یہ وہ بات ہے جس میں میں نہ کسی سے مرعوب ہوتا ہوں نہ کسی کی رورعایت کرتا ہوں۔

لہذا اس دار العلوم کے طلبہ کا میں نے خوب جم کر امتحان لیا۔ ہر ایک سے سوالات کر کے اس کی صحیح استعداد کا معیار قائم کیا اور ہر حیثیت سے اس کی قابلیت کا جائزہ لیا اور پھر ہر ایک کو صحیح نمبر دیا۔ بحمدہ تعالی طلبہ کو بہترین ذی استعداد پایا اور خصوصا بعض کو بے نظیر اور بے مثل نہایت قابل ٹھہرایا۔ اور یہ کیونکر نہ ہو کہ اس کے مدرسین نہایت جانکاہی اور عرق ریزی سے درس کی خدمت کو انجام دیتے ہیں۔ خصوصا صدر المدرسین، بدر المعلمین، فاضل جلیل، عالم نبیل، جامع معقول و منقول، حاوی فروع و اصول حضرت مولانا مولوی الحافظ عبد العزیز صاحب دام فیوضہ قابل صد تحسین ہیں کہ یہ ساری

بہار انہیں کے دم قدم کا صدقہ ہے اور چمن مصطفوی کی آبیاری انہیں کی ذات پر موقوف ہے۔ مولی تعالی اس دار العلوم کو دن دو گنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور اس چمن کے تازہ پھولوں سے تمام سرزمین ہند کو مہکائے اور اس کے اراکین، معاونین کے حوصلوں میں اور بلند پروازی عطا کرے اور دنیا و آخرت میں ان کے درجے اور افزوں فرمائے۔

محمد اجمل شاہ غفرلہ ناظم اعلی

مدرسہ اجمل العلوم سنبھل ضلع مراد آباد

۷ر شعبان المعظم ۱۳۷۶ھ

اشرفیہ کے ممتاز مدرسین

مخلص و باصلاحیت اور صاحب کردار مدرسین بھی مدرسہ کی روح اور کسی بھی تعلیمی ادارہ کی کامیابی و ترقی کی ضمانت ہوتے ہیں۔ ان کی استعداد و لیاقت، عادات و اطوار اور احساسِ ذمہ داری کا طلبہ کے دلوں پر گہرا نقش ثبت ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو انہیں مدرسین کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بفضلہٖ تعالی اشرفیہ مبارک پور اس سلسلے میں خوش قسمت رہا ہے۔ اور اسے ملک کے نہایت قابل اور قیمتی مدرسین میسر آتے رہے ہیں۔ حافظ ملت کی دور اندیش اور مردم شناس نگاہوں کا اس سلسلے میں بڑا دخل رہا ہے۔ چند ممتاز مدرسینِ اشرفیہ کے نام ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔ جن کی اپنے اپنے دور میں بے پناہ شہرت و مقبولیت علما اور طلبہ کے درمیان اس حد تک رہی ہے کہ دوسرے مدارس اسلامیہ انہیں رشک بھری نگاہوں سے دیکھتے رہے ہیں۔

حضور حافظ ملت تو آخر دم تک اشرفیہ کے صدر المدرسین رہے ہیں ان کے علاوہ چند نام یہ ہیں۔

(۱) حضرت مولانا غلام جیلانی اعظمی متوفی ربیع الاول ۱۳۹۷ھ فروری ۱۹۷۷ء

(۲) حضرت مولانا عبد المصطفیٰ ازہری متوفی ربیع الاول ۱۴۱۰ھ اکتوبر ۱۹۸۹ء

(۳) حضرت مولانا قاضی شمس الدین احمد جعفری جونپوری متوفی ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

(۴) حضرت مولانا محمد سلیمان اشرفی بھاگلپوری متوفی ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ مارچ ۱۹۷۷ء

(۵) حضرت مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی متوفی رمضان ۱۴۰۵ھ مئی ۱۹۸۶ء

(۶) حضرت مولانا ثناء اللہ اعظمی متوفی محرم ۱۴۱۱ھ اگست ۱۹۹۰ء

(۷) حضرت مولانا حافظ عبد الرؤف مصباحی بلیاوی ثم مبارک پوری متوفی ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ء

(۸) حضرت مولانا قاری محمد عثمان اعظمی مصباحی متوفی ربیع الاول ۱۴۱۶ھ اگست ۱۹۹۵ء

(۹) حضرت مولانا قاری محمد یحییٰ مبارک پوری مصباحی متوفی ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۶ء

(۱۰) حضرت مولانا محمد شفیع اعظمی مصباحی متوفی ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۱ء

رحمة الله تعالى عليهم اجمعين

(۱۱) حضرت مفتی عبد المنان اعظمی مصباحی

(۱۲) حضرت مولانا ضیاء المصطفیٰ قادری مصباحی

(۱۳) حضرت مولانا عبد اللہ عزیزی مصباحی

(۱۴) حضرت مولانا محمد احمد اعظمی مصباحی

(۱۵) حضرت مولانا عبد الشکور گیاوی مصباحی

مذکورہ بالا شخصیتوں میں سے ہر فرد اپنی جگہ آفتاب و ماہتاب ہے اور ہند و پاک کے مدارس اہل سنت و علمائے کرام ان کی علمی صلاحیتوں سے بخوبی واقف ہیں۔ طلبہ

اشرفیہ ان کی تدریس و تعلیم و تربیت اور انداز تفہیم کی وجہ سے اوقات درس کے علاوہ خارجی اوقات میں استفادہ کرنے کے لیے ہمیشہ کوشاں اور ان کی نگاہ توجہ و عنایت کے متمنی رہتے ہیں۔ ان کے دینی و علمی اوصاف و محامد روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

بیرون ملک فرزندان اشرفیہ کی خدمات

دار العلوم اشرفیہ سے تکمیل علوم اسلامیہ کر کے دستار فضیلت اور سند فضیلت حاصل کرنے والے بے شمار فرزندان اشرفیہ ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اشرفیہ کا سحاب علم و فضل خطۂ ہند کی تقریباً ہر وادی و کوہسار پر جھوم جھوم کر برس رہا ہے اور تشنہ لبوں کو سیراب کر رہا ہے۔ ساتھ ہی اس کے فیضان سے افریقہ، اور یورپ و امریکہ کے بہت سے ممالک سیراب ہو رہے ہیں۔

نیپال تو ہمارا پڑوسی ملک ہے اور آمد و رفت کی سہولتوں کی وجہ سے بہت سے نیپالی طلبہ اشرفیہ میں تعلیم حاصل کر کے نیپال واپس جاتے ہیں۔ اور اپنے یہاں خدمت دین کرتے ہیں۔ درجنوں فرزندان اشرفیہ نیپال کے مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جن میں مفتی نیپال حضرت مولانا محمد جیش مصباحی برکاتی نیپالی کا نام پورے نیپال میں مشہور و معروف ہے اور نیپال کے سنی عوام اپنے مذہبی مسائل کے حل کے لیے آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

کراچی پاکستان میں حضرت مفتی ظفر علی نعمانی مصباحی سابق ممبر قومی اسمبلی پاکستان و بانی دار العلوم امجدیہ کراچی پورے پاکستان میں قدر و منزلت اور عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور علما و خواص کے درمیان آپ مسند اعزاز و تکریم پہ بٹھائے جاتے ہیں۔ صدر الشریعہ کے فرزند حضرت قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی مصباحی خطیب نیو میمن مسجد کراچی کی شخصیت بھی محتاج تعارف نہیں۔

حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مصباحی شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے فرزند مولانا عطاء المصطفیٰ قادری مصباحی دار العلوم امجدیہ کراچی کے نوجوان اور ممتاز مدرس ہیں۔

دیگر فرزندان اشرفیہ جو مختلف ممالک میں دینی و علمی خدمات انجام دے رہیں ان میں سے چند نام یہ ہیں۔

مولانا افتخار احمد قادری مصباحی	مدینہ منورہ حجاز مقدس
مولانا عبدالمجید بستوی مصباحی	ماریشش افریقہ
مولانا فیاض احمد مصباحی	ماریشش افریقہ
مولانا حمید الحق مصباحی	زمباوے افریقہ
مولانا عبدالمجید نوری مصباحی	ساوتھ افریقہ
مولانا سید علیم الدین اعظمی مصباحی	ساوتھ افریقہ
مولانا فتح احمد بستوی مصباحی	ساوتھ افریقہ
قاری عظیم الدین مصباحی	ساوتھ افریقہ
مولانا قمر الحسن بستوی مصباحی	امریکہ
مولانا احمد القادری مصباحی	امریکہ
مولانا نعیم اختر اعظمی مصباحی	سرینام امریکہ
مولانا بدر القادری مصباحی	ہالینڈ
مولانا شفیق الرحمٰن عزیزی مصباحی	ہالینڈ
مولانا محمد محفوظ مصباحی	ہالینڈ
مولانا قمر الزماں اعظمی مصباحی	انگلینڈ

مولانا ممتاز احمد اشرف القادری مصباحی	انگلینڈ
مولانا قاری محمد اسماعیل مصباحی	انگلینڈ
مولانا ارشاد احمد مصباحی	انگلینڈ
مولانا محمد اقبال پٹیل مصباحی	انگلینڈ
مولانا غلام یزدانی مصباحی	انگلینڈ
مولانا محمد یونس مصباحی گجراتی	انگلینڈ
مولانا محمد الیاس مصباحی گجراتی	انگلینڈ
مولانا نوشاد عالم مصباحی غازی پوری	ساؤتھ افریقہ
مولانا نظام الدین پٹیل مصباحی	انگلینڈ
مولانا عبدالرب مصباحی	امریکہ
مولانا سراج احمد حبیبی مصباحی	ساؤتھ افریقہ
مولانا امان اللہ مصباحی	ساؤتھ افریقہ

قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی کے ساتھ مل کر آج سے تقریبا ستائیس سال پہلے مکہ مکرمہ کی پر نور فضا اور نورانی ماحول میں حضرت علامہ ارشد القادری مصباحی نے ایک عالمی اسلامی تنظیم کا منصوبہ بنایا اور پھر انگلینڈ میں ورلڈ اسلامک مشن کا قیام عمل میں آیا۔ جس نے انگلینڈ میں اہل سنت کو منظم کر کے کئی ایک قابل قدر کارنامے انجام دیے۔ اور مشن کے وفود نے کئی بار متعدد ممالک کے تبلیغی دورے کیے۔ شروع میں مشن کو متحرک و فعال بنانے کے لیے بائیس مہینے تک علامہ نے انگلینڈ میں قیام کیا۔ اور اب تک دسیوں مرتبہ وہ انگلینڈ و ہالینڈ کا سفر کر چکے ہیں، مولانا قمر الزماں اعظمی مصباحی ورلڈ اسلامک مشن کے مرکزی جنرل سکریٹری ہیں۔ کچھ دنوں تک

مولانا اعظمی نے حجاز کے نام سے اردو زبان میں ایک دینی رسالہ بھی انگلینڈ سے نکالا۔

مولانا بدر القادری مصباحی ہالینڈ کی معروف مذہبی شخصیت ہیں۔ دیگر ممالک کے بھی دورے کرتے رہتے ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ندائے اسلام کے نام سے عرصہ تک آپ نے ایک مذہبی ماہنامہ ہالینڈ سے نکالا۔

دعوت اسلامی جو ہند و پاک کے علاوہ متعدد ممالک میں مثبت انداز سے دینی و اصلاحی خدمت انجام دے رہی ہے۔ جس کے امیر مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ہیں۔ اس دعوت اسلامی کا منصوبہ مولانا شاہ احمد نورانی کے مشورے سے علامہ ارشد القادری نے بنایا۔ اور انہیں حضرات نے مولانا محمد الیاس عطار قادری کو اس کا امیر منتخب کیا۔

فرزندان اشرفیہ کی مخلصانہ محنت اور سرگرم جد و جہد سے جہاں اہل سنت کا سر فخر سے اونچا ہو رہا ہے۔ وہیں الجامعۃ الاشرفیہ کا ستارۂ اقبال بھی بلند اور روشن و منور ہو رہا ہے۔

فرزندان اشرفیہ کے قائم کردہ تحریری و اشاعتی ادارے

اشرفیہ کے ماحول میں دینی و علمی پرورش پانے والے طلبہ ابتدا ہی سے انفرادی و اجتماعی طور پر قومی و ملی احساس و شعور سے لبریز ہوتے ہیں۔ جماعت کے ٹھوس اور مستحکم اور دیرپا مفادات پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تحریر و اشاعت کی جانب انہوں نے ہمیشہ توجہ کی اور اشرفیہ نے ایسے اصحاب قلم پیدا کئے جن کے قلم کی عظمت کا لوہا اپنے بیگانے سبھی مانتے ہیں۔ اہل حق فرزندان اشرفیہ کی تحریریں پڑھ کر جھوم اٹھتے ہیں۔ ان کے چہرے کھل اٹھتے ہیں اور اہل باطل فرزندان اشرفیہ کے صریر خامہ کی ہیبت سے لرز اٹھتے ہیں۔

شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی مصباحی متوفی ۶ر صفر ۱۴۲۱ھ ۱۱ر مئی ۲۰۰۰ء اور رئیس التحریر علامہ ارشد القادری مصباحی، مفتی

عبد المنان اعظمی، مولانا محمد احمد اعظمی مصباحی، مولانا بدر القادری مصباحی، مولانا عبد المبین نعمانی مصباحی، مولانا افتخار احمد قادری جیسے چند نام بطور مثال پیش کر دینا کافی ہے۔ اس فہرست کے اخیر میں راقم سطور لیس آختر مصباحی کا نام بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

حضرت مولانا محمد میاں کامل سہسرامی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا محمد صابر القادری نسیم بستوی جیسے اصحاب قلم بھی اشرفیہ کے پروردہ اور حافظ ملت کے تلامذہ میں ہیں۔

اپنے ذوق تحریر و اشاعت کی تسکین اور جماعت کی ضرورت کے پیش نظر فرزندان اشرفیہ نے اپنے اپنے طور پر کئی ایک تحریری و اشاعتی ادارے قائم کئے۔ جن میں سے چند نام یہ ہیں۔

(۱) سنی دار الاشاعت مبارک پور: ۱۹۵۹ء میں سنی دار الاشاعت کا قیام حافظ ملت کی سرپرستی میں ہوا۔ عملی طور پر حضرت مولانا حافظ عبد الرؤف بلیاوی مصباحی اس کے روح رواں تھے اور حضرت مفتی عبد المنان اعظمی مصباحی، حضرت قاری محمد یحییٰ مبارک پوری مصباحی، حضرت مولانا محمد شفیع اعظمی مصباحی سنی دار الاشاعت کے دست و بازو تھے۔ حضرت مولانا حافظ عبد الرؤف بلیاوی مصباحی کے وصال ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء کے بعد حضرت مفتی عبد المنان اعظمی مصباحی نے سنی دار الاشاعت کی پوری ذمہ داری سنبھالی، امام اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد رضا حنفی قادری برکاتی بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کے فتاوی رضویہ کی اشاعت کا سہرا سنی دار الاشاعت کے سر ہے۔ جلد سوم سے جلد ہشتم تک فتاوی رضویہ کی اشاعت سنی دار الاشاعت مبارک پور ہی سے ہوئی۔

(۲) حق اکیڈمی مبارک پور: حضرت مفتی عبد المنان اعظمی مصباحی کے فرزند مولانا محمد احمد مصباحی مرحوم ۱۹۶۸ء میں اشرفیہ سے فارغ ہونے کے بعد رانچی بہار گئے

اور وہیں لگ بھگ ۱۹۷۰ء میں انہوں نے حق اکیڈمی قائم کی، مولانا مرحوم کو تحریر و اشاعت سے لگاؤ اور دلچسپی تھی۔ انہوں نے حق اکیڈمی کی طرف سے چھوٹی بڑی کئی ایک کتابیں شائع کیں۔ بعد میں ان کے بھائی مولانا شکیب ارسلان مصباحی نے اکیڈمی کی ذمہ داری سنبھالی۔ بہت پہلے حق اکیڈمی رانچی سے مبارک پور منتقل ہوئی اب مولانا شکیب ارسلاں مصباحی مبارک پوری حق اکیڈمی کو تجارتی کتب خانہ کی طرح چلا رہے ہیں۔

(۳) المجمع الاسلامی مبارک پور: ایک وسیع و ہمہ گیر منصوبہ کے تحت ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں اس کا مبارک پور میں قیام عمل میں آیا۔ اس کی باضابطہ ایک کمیٹی ہے مولانا محمد احمد اعظمی مصباحی، مولانا عبدالمبین نعمانی مصباحی، مولانا افتخار احمد قادری مصباحی، مولانا بدر القادری مصباحی، اور راقم سطور یسٓ اختر مصباحی اس کے بانی ارکان ہیں۔ ایک سو سے زیادہ دینی و علمی کتابیں المجمع الاسلامی کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں۔ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے مشرق میں واقع ملت نگر کے اندر المجمع الاسلامی کی اپنی زمین پر عمارت تعمیر ہو چکی ہے۔ جو تین چھوٹے کمروں، لائبریری اور دار المطالعہ کے دو ہال اور سیمینار ہال ۶۱ × ۶۴ و جملہ لوازم پر مشتمل ہے۔ مزید کام جاری ہے۔

المجمع الاسلامی کے چند شعبے اور منصوبے یہ ہیں۔

(۱) دار التصنیف (۲) دار التحقیق والتصحیح (۳) دار الکتب (۴) دار المطالعہ (۵) دار الاشاعت (۶) دار التربیت والتعلیم (۷) سیمینار ہال (۸) مہمان خانہ (۹) اسٹاف کوارٹر (۱۰) شعبۂ مالیات۔

(۴) دائرۃ البرکات قصبہ گھوسی: حضرت شارح بخاری نے ۱۹۸۴ء میں نزہۃ القاری شرح بخاری کی طباعت و اشاعت کے ساتھ اس کا آغاز فرمایا۔

نزہۃ القاری کی نو ضخیم جلدیں دائرۃ البرکات کی طرف سے شائع ہوئیں۔ دائرۃ البرکات ہی کی طرف سے حضرت شارحِ بخاری کی یہ کتابیں بھی شائع ہوئیں۔

(۱) اشرف السیر (۲) مقالات امجدی (۳) اسلام اور چاند کا سفر (۴) اثبات ایصال ثواب (۵) سنی اور دیوبندی اختلافات کا منصفانہ جائزہ (۶) فتنوں کی سرزمین کون؟ نجد یا عراق (۷) امام احمد رضا اور مسئلہ تکفیر (۸) اذان خطبہ کہاں ہو؟ (۹) تنقید بر محل (۱۰) مقالات شارح بخاری (تین جلدوں میں) زیر طبع۔

گیارہ سو صفحات پر مشتمل معارف شارح بخاری دائرۃ البرکات کے اہتمام سے شائع ہوا۔

(۵) دائرۃ المعارف الامجدیہ قصبہ گھوسی: مولانا عبدالمنان کلیمی مصباحی، اور مولانا علاء المصطفیٰ قادری مصباحی نے ۱۹۷۷ء میں دائرۃ المعارف الامجدیہ قائم کیا۔ جس کی طرف سے اپریل ۱۹۷۸ء میں قصبہ گھوسی کے اندر صدر الشریعہ سیمینار منعقد ہوا۔ صدر الشریعہ کے فتاویٰ کا مجموعہ بنام فتاوی امجدیہ کی جلد اول، دوم، سوم، چہارم کی ترتیب و اشاعت اسی دائرۃ المعارف سے ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ صدر الشریعہ مختصر تعارف مرتبہ مولانا آل مصطفیٰ مصباحی اور صدر الشریعہ کی حیات و خدمات مرتبہ مولانا فیضان المصطفی قادری مصباحی کی طباعت و اشاعت دائرۃ المعارف الامجدیہ نے کی۔

(۶) المجمع المصباحی مبارک پور: مولانا مبارک حسین مصباحی اور مولانا زاہد علی سلامی مصباحی نے تقریباً ۱۹۹۰ء میں المجمع المصباحی قائم کیا جو اشاعت و تجارت کی بنیاد پر کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے دو تین ماہ پہلے سیرۃ النبی کے موضوع پر پیر محمد کرم شاہ ازہری کی مشہور و ضخیم کتاب ,,ضیاء النبی،، شائع کی جو سات جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ،

خطبات نظامی، العذاب الشدید، انسان کامل وغیرہ پینتالیس سے زائد کتابیں المجمع المصباحی کی طرف سے اب تک شائع ہو چکی ہیں۔

(۷) افکار حق بائسی: مولانا غلام جابر شمس مصباحی، ان کے رفقائے درس اور دیگر ساتھیوں نے اشرفیہ کے زمانۂ طالب علمی میں تقریباً ۱۹۸۸ء میں ادارہ افکار حق قائم کیا۔ بائسی ضلع پورنیہ بہار میں اس کا آفس ہے۔ اردو اور انگریزی میں پچیس تیس کتابیں ادارہ افکار حق بائسی نے شائع کیں۔ اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔

(۸) المجمع العلمی ہزاری باغ: مولانا طیب علی رضا مصباحی اور ان کے ساتھیوں نے لگ بھگ ۱۹۸۶ء میں المجمع العلمی قائم کیا۔ اور اس کی طرف سے تقریباً ایک درجن کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ مولانا طیب علی رضا مصباحی اور مولانا انور نظامی مصباحی المجمع العلمی ہزاری باغ کے روح رواں ہیں۔

رضویات اور فرزندان اشرفیہ

فقیہ اسلام امام اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد رضا حنفی قادری برکاتی قدس سرہ وصال ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء دور حاضر میں بر صغیر ہندو پاک میں نشان سنیت اور وقار سنیت ہیں۔ اور آپ کے مسلکِ عشق و عرفان کا الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور پورے بر صغیر ہندو پاک میں سب سے بڑا علمی و فکری مرکز اور مبلغ و ترجمان ہے۔ شہزادۂ امام اہل سنت سیدی و مرشدی حضور مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفے رضا قادری برکاتی (وصال ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۱ء) کی بہت سی امیدوں، آرزوؤں اور تمناؤں کا مرکز ہے۔ اور ان کی دعاؤں سے مذہب اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کے ساتھ امام اہل سنت کے مسلک عشق و عرفان اور محبت و الفت رسول ﷺ کو ایشیا و یورپ و افریقہ اور امریکہ میں عام و تام کر رہا ہے۔

حضرت مولانا حافظ عبد الروف بلیاوی مصباحی (وصال ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء) تحریر فرماتے ہیں۔

"مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفٰی رضا خاں صاحب دام ظلہم الاقدس دار العلوم اشرفیہ مبارک پور تشریف لائے۔ ان سے عرض کی گئی! فتاوی رضویہ کی اشاعت کا کوئی انتظام ہوا؟ آپ نے فرمایا تم لوگوں کے علاوہ کس سے اس کی توقع ہو سکتی ہے۔ اس کرامت آثار جملہ نے دلوں میں ہمت اور عزائم میں استواری پیدا کی اور دار العلوم اشرفیہ کی رہنمائی میں کام شروع ہوا۔ اور سنی دار الاشاعت کی بنیاد رکھی گئی۔

(دیباچہ فتاوی رضویہ جلد سوم مطبوعہ سنی دار الاشاعت مبارک پور)

حضور مفتی اعظم ہند کا لطف و کرم و نوازش اور حسنِ انتخاب آپ کی اس کرامت آثار تحریر میں بھی نہایت آب و تاب کے ساتھ ضو فشاں اور جلوہ فگن ہے جسے آپ نے ۷/ ربیع الآخر ۱۳۷۰ھ میں سپرد قلم فرمایا ہے۔

"اراکین مدرسہ کو مبارکباد دیتا ہوں، انہوں نے نہایت کدوکاوش اور جانفشانی سے کام لیا، اور اچھے سلیقے سے کام انجام دیا۔ ان کے حسن انتخاب کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ صدر مدرس ہی ایسا چھانٹ کر رکھا ہے جس نے مدرسہ کو باغ و بہار، نہایت شاداب چمن گلزار کر دکھایا یہ ساری برکات میرے گمان میں اسی وجود مسعود کی ہے، یہ ساری بہار اسی کے دم سے ہے۔ اسی کے فیض قدم سے ہے۔ یہ روشنی اسی کے جلوے کی ہے۔ اسی کے خلوص، اسی کے اخلاق، اسی کے انتخاب نے اچھے قابل مدرسین و طلبہ کو جمع کیا۔ مولی تعالٰی مدرسہ کو نظر بد سے بچائے رکھے آمین۔

فقیر محمد مصطفے رضا قادری نوری

۷/ ربیع الاخر ۱۳۷۰ھ

ہندوستان میں رضویات کے ذخیرہ کا ۱۹۴۷ء کے بعد جائزہ لیجئے تو بڑی آسانی کے ساتھ اس نتیجے تک آپ پہونچ جائیں گے کہ فرزندان اشرفیہ نے رضویات کے موضوع پر جو کچھ خود لکھا اور لکھنے اور چھاپنے والوں کو ترغیب دی، رہنمائی کی، تعاون کیا، وہ اتنا زیادہ ہے کہ خلاصہ کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ رضویات کے باب میں ۸۵/فی صد حصہ فرزندان اشرفیہ کا ہے۔ یہاں پر چند خدمات کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

(۱) جلد سوم سے لے کر جلد ہشتم تک فتاوی رضویہ کی ترتیب و اشاعت سنی دارالاشاعت مبارک پور سے ہوئی۔

(۲) شامی پر فقیہ اسلام امام احمد رضا کا حاشیہ بزبان عربی بنام جد الممتار جلد اول و جلد دوم کی ترتیب و طباعت المجمع الاسلامی مبارک پور کے زیر اہتمام ہوئی، جلد اول کی اشاعت میں الحاج محمد فاروق رضوی مصباحی بنارسی اور جلد دوم کی اشاعت میں رضا اکیڈمی بمبئی نے مالی تعاون کیا۔ جلد ثانی کی ترتیب، تخشیہ، بعض رسائل کی تعریب گرانقدر تقدیم پھر پروف کی تصحیح مولانا محمد احمد مصباحی نے انجام دی ہے۔ اور جلد اول میں کلمۃ المجمع از یس آختر مصباحی، حیات امام احمد رضا از مولانا افتخار احمد مصباحی، حیات علامہ شامی از مولانا عبدالمبین مصباحی، فقہی محاسن پر تبصرہ اور نصف اخیر پر تخشیہ (بعض رسائل کی تعریب کے ساتھ) از مولانا محمد احمد مصباحی۔

(۳) حضرت مولانا بدرالدین احمد رضوی مصباحی گورکھپوری نے سوانح اعلی حضرت لکھی۔ یہ اشرفیہ کے ممتاز فاضل ہیں۔

(۴) حضرت مولانا محمد صابر القادری نسیم بستوی نے مجدد اسلام کے نام سے کتاب لکھی مولانا نسیم بستوی اشرفیہ کے پروردہ اور حافظ ملت کے شاگرد ہیں۔

(۵) حضرت مفتی غلام محمد رضوی ناگ پوری نے اپنے ماہنامہ تجلیات ناگ پور کا

مجدد نمبر شائع کیا جس میں خطبہ صدارت کے عنوان سے پہلے بار وہ خطبہ چھپا جو محدث اعظم ہند نے ناگپور کے ایک جلسہ میں دیا تھا۔ حضرت مفتی غلام محمد صاحب حافظ ملت کے شاگردوں میں سے ہیں۔

(۶) ماہنامہ المیزان بمبئی نے عظیم و ضخیم نمبر بنام امام احمد رضا نمبر شائع کیا جس کے مدیر حضرت مولانا سید جیلانی مصباحی کچھوچھوی اور مولانا محمد احمد مصباحی مرحوم تھے

(۷) امام احمد رضا کی فقہی بصیرت تالیف مولانا محمد احمد اعظمی مصباحی

(۸) امام احمد رضا اور تصوف تالیف مولانا محمد احمد اعظمی مصباحی

(۹) ارشادات اعلی حضرت ترتیب مولانا عبدالمبین نعمانی مصباحی

(۱۰) حدائق بخشش جدید ایڈیشن تصحیح و تقدیم ڈاکٹر فضل الرحمن شرر مصباحی مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبی۔

(۱۱) عشق رضا کی سرفرازیاں تالیف مولانا مبارک حسین مصباحی

(۱۲) امام احمد رضا کا محدثانہ مقام تالیف مولانا مبارک حسین مصباحی

(۱۳) امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں تالیف یس آختر مصباحی

(۱۴) امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات، تالیف یس آختر مصباحی

(۱۵) معارف کنزالایمان۔ تالیف یس آختر مصباحی

(۱۶) امام احمد رضا کی محدثانہ عظمت۔ تالیف یس آختر مصباحی

(۱۷) امام احمد رضا کی فقہی بصیرت۔ تالیف یس آختر مصباحی

(۱۸) امام احمد رضا کے ایمان افروز وصایا از یس آختر مصباحی مذکورہ علما و دیگر اصحاب قلم یعنی فرزندان اشرفیہ کے وہ مضامین و مقالات جمع کیے جائیں جو مختلف رسائل و مجلات میں شائع ہو چکے ہیں تو ایک طویل فہرست بن جائے، ایک عرصہ سے

الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے طلبہ یوم رضا کے موقعہ پر مقابلہ جاتی مضامین رکھ رہے ہیں۔ اگر انہیں جمع کیا جائے تو ان کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہو جائے گی۔

(۱۹) ان کے علاوہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی کئی اردو و عربی غیر مطبوعہ کتابیں تحقیق و تعلیق کے ساتھ اور بیسیوں مطبوعہ کتب جدید ترتیب و تسہیل اور نئی آب و تاب کے ساتھ اشاعت اور اس باب میں پیش قدمی کا سہرا بھی مولانا عبدالمبین نعمانی، مولانا محمد احمد مصباحی بھیروی جیسے فرزندان اشرفیہ کے سر ہے۔

مارچ ۱۹۷۶ء سے جنوری ۱۹۸۰ء تک طلبہ اشرفیہ کی طرف سے جن رسائل رضویہ کی اشاعت ہوئی، ان کی فہرست یہ ہے۔

(۱) الصمصام : من جانب طلبہ جماعت ثالثہ ۷۶-۱۹۷۵ء۔ مارچ ۱۹۷۶ء

(۲) منبہ المنیہ : من جانب طلبہ جماعت ثالثہ جولائی ۱۹۷۶ء

(۳) بدر الانوار : من جانب طلبہ جماعت ثالثہ جولائی ۱۹۷۶ء

(۴) النور و الضیاء : من جانب طلبہ جماعت رابعہ ۷۷-۱۹۷۶ء۔ جنوری ۱۹۷۷ء

(۵) ابرّ المقال : من جانب طلبہ جماعت خامسہ ۷۸-۱۹۷۷ء۔ جنوری ۱۹۷۸ء

(۶) تقدیر و تدبیر : من جانب جماعت سابعہ ۸۰-۱۹۷۹ء۔ اپریل ۱۹۸۰ء

(۷) صلات الصفا : من جانب جماعت خامسہ ۷۶-۱۹۷۵ء۔ مارچ ۱۹۷۶ء

(۸) سرور العید : من جانب طلبہ جماعت سادسہ ۷۷-۱۹۷۶ء۔ اکتوبر ۱۹۷۶ء

(۹) خیر الآمال : من جانب طلبہ جماعت خامسہ جون ۱۹۷۶ء

(۱۰) صفائح اللجین : من جانب طلبہ جماعت رابعہ ۷۶-۱۹۷۵ء۔ مارچ ۱۹۷۶ء

(۱۱) شمع مزار : من جانب جماعت رابعہ جنوری ۱۹۸۰ء

(۱۲) اذان جمعہ : من جانب طلبہ الجامعۃ الاشرفیہ جنوری ۱۹۸۰ء

(۱۳) حقوق العباد : مطبوعہ ۱۹۷۶ء من جانب غلام نبی بہرائچی متعلم الجامعۃ الاشرفیہ

(۱۴) تمہید ایمان : ۱۹۷۷ء منجانب ریاض احمد غازی پوری متعلم الجامعۃ الاشرفیہ

(۱۵) اقامۃ القیامۃ : من جانب طلبہ جامعہ اشرفیہ جنوری ۱۹۸۸ء

مولانا بدر القادری مصباحی اپنے اداریہ میں لکھتے ہیں۔

"اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ بذات خود ایک یونیورسٹی تھے ان کی جامع شخصیت میں علوم و فنون کی تمام صنفیں موجود تھیں چودہویں صدی کے مجدد کی حیثیت سے آپ کے کارنامے اس صدی کی تمام اسلام دشمن تحریکوں کا مکمل جواب ہیں۔ آپ نے ہزار معاندانہ سرگرمیوں کے باوجود اسلام کی حقیقی تعلیمات و عقائد کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ ہندوستان کا مسلمان اس لحاظ سے نہایت خوش نصیب ہے کہ وہ نیر برج مجددیت اسی افق سے طلوع ہوا مدتوں سے سنیوں کا حساس طبقہ ایک ایسے ادارہ کی ضرورت محسوس کر رہا ہے جو اس مجدد اسلام کی تعلیمات کا مکمل ترجمان ہو اور وہ اس پایے کا ہو کہ ابتدا سے انتہا تک تعلیم و تحقیق کے جملہ شعبہ جات کو محتوی ہو۔

الحمد للہ کہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور جسے معائنہ فرمانے والے اکابرین نے برملا از ہر ہند کہا۔ مجدد مأۃ حاضرہ الشاہ امام احمد رضا قادری برکاتی کے مسلک کا پوری دنیا میں سب سے عظیم ادارہ ہے۔ طول و عرض میں پھیلی ہوئی یہ بستی ایک عالمگیر تعلیمی انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔ جو اپنوں کے لیے قابل فخر اور بیگانوں کے لیے صاعقہ مرگ ثابت ہوگا۔

اپنے صحرا میں بہت آہو ابھی خوابیدہ ہیں
بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی پوشیدہ ہیں

(مطبوعہ۔ ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور شمارہ ماہ صفر ۱۳۹۷ھ فروری ۱۹۷۷ء)

رضا اکیڈمی بمبئی نے جولائی ۱۹۹۱ء میں کچھی میمن جماعت خانہ بمبئی نمبر ۳ کے ہال میں، امام احمد رضا کی تحریری خدمات کے موضوع پر ایک سمینار کیا تھا۔ جس میں بمبئی و بیرون بمبئی کے تقریباً سو علمانے شرکت کی تھی۔ راقم سطور لیس آختر مصباحی کو اسی سمینار میں رضا اکیڈمی کی طرف سے امام احمد رضا ایوارڈ دیا گیا۔ جو توصیفی سند اور گیارہ ہزار روپیوں پر مشتمل تھا۔ میں نے وہ گیارہ ہزار روپے، اسی وقت عزیز ملت مولانا عبد الحفیظ مراد آبادی سربراہ اعلی الجامعۃ الاشرفیہ کو الجامعۃ الاشرفیہ کے لیے پیش کر دیا۔

فروری ۱۹۹۸ء میں رضا اکیڈمی ہی نے حج ہاؤس بمبئی میں ایک باوقار پروگرام کیا۔ جس میں پانچ ممتاز علمائے اہل سنت کو امام احمد رضا ایوارڈ پیش کیا۔ جو ایک خوبصورت توصیفی سند ایک ٹرافی اور پچیس ہزار روپے پر مشتمل تھا۔ جانشین مفتی اعظم حضرت مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری رضوی بریلوی کے دست مبارک سے پانچوں علما کو الگ الگ توصیفی سند ٹرافی اور پچیس ہزار روپے دیئے گئے، ان پانچ علما میں سے تین حضرات یعنی حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی مصباحی، حضرت علامہ ارشد القادری مصباحی حضرت مفتی عبد المنان اعظمی مصباحی، فرزندان اشرفیہ تھے۔ حضرت مفتی غلام محمد رضوی ناگ پوری کے نمائندہ کی حیثیت سے حضرت مولانا سید محمد حسینی اشرفی مصباحی نے ایوارڈ وصول کیا۔ حضرت مفتی غلام محمد رضوی حافظ ملت کے اس دور کے شاگرد ہیں جب آپ سال بھر کے لئے جامعہ عربیہ ناگپور تشریف لے گئے تھے۔ پانچواں ایوارڈ حضرت مفتی جلال الدین امجدی کو ملا جو حضرت علامہ ارشد القادری مصباحی کے سب سے قریبی اور قابل فخر شاگرد ہیں۔

یہ حقائق و واقعات صاف صاف بتلا رہے ہیں کہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعلی حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ کے مسلک عشق و عرفان کا سب سے بڑا علمی و فکری اور عملی مرکز ہے۔

مدارس اہل سنت میں فرزندان اشرفیہ کی تدریسی خدمات

اشرفیہ کی ٹھوس تعلیم و تربیت کے مفید اثرات و نتائج اور حسن کارکردگی کے خوشگوار نتائج ہمیشہ سامنے آتے رہے۔ اشرفیہ کی حیثیت ایک ایسے پاور ہاوس کی ہو گئی ہے جس سے علم کی روشنی پھیلتی اور دوسرے مدارس کو اس پاور ہاوس سے بجلی ملتی رہتی ہے۔ اشرفیہ ایک ایسا علمی کارخانہ ہے جس کی پیداوار ہمیشہ اچھی اور معیاری ہوئی ہے اور جب کسی کارخانے میں معیاری سامان تیار ہو تو اس کی مانگ بڑھ جاتی ہے۔ اور دور دراز تک کے لوگ اسکے طلب گار ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے تقریباً سارے قابل ذکر سنی مدارس میں فرزندان اشرفیہ بہترین دینی و علمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اور شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ بعض مدارس تو ایسے ہیں کہ ان کے بانی و شیخ الحدیث و صدر المدرسین سے لے کر درس نظامی کے آخری مدرس تک تقریباً سب کے سب فرزندان اشرفیہ ہی ہیں۔ جیسے دار العلوم محمدیہ بمبئی بعض ایسے مدارس ہیں جن میں تقریباً آدھے درجن فرزندان اشرفیہ امتیازی حیثیت کے ساتھ تدریسی عملہ میں شامل ہیں جیسے دار العلوم فیضان اشرف باسنی ضلع ناگور شریف راجستھان۔

ذیل میں چند ایسے مدارس اہل سنت کے نام دیئے جا رہے ہیں۔ جن میں ایک دو سے لے کر کئی ایک فرزندان اشرفیہ تدریسی خدمات پر مامور ہیں۔

(۱) دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

(۲) جامعہ رضویہ نوریہ بریلی شریف

(۳) دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف

(۴) جامعہ نعیمیہ مراد آباد

(۵) جامع اشرف کچھوچھہ شریف

(۶) دارالعلوم امجدیہ ناگ پور مہاراشٹر

(۷) دارالعلوم اسحاقیہ جودھپور راجستھان

(۸) شمس العلوم قصبہ گھوسی ضلع مئو

(۹) الجامعۃ الاسلامیہ قصبہ روناہی ضلع فیض آباد

(۱۰) دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی ضلع بستی

(۱۱) دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۲) ضیاء العلوم قصبہ خیر آباد ضلع مئو

(۱۳) جامعہ امجدیہ قصبہ گھوسی ضلع مئو

(۱۴) فیض العلوم قصبہ محمد آباد ضلع مئو

(۱۵) ضیاء العلوم قصبہ ادری ضلع مئو

(۱۶) بحر العلوم مئو ناتھ بھنجن

(۱۷) دارالعلوم وارثیہ لکھنؤ

(۱۸) دارالعلوم غوثیہ قصبہ سلیم پور ضلع دیوریا

(۱۹) دارالعلوم سرکار آسی قصبہ سکندر پور ضلع بلیا

(۲۰) الجامعۃ القادریہ دارالقلم دہلی

(۲۱) جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء دہلی

(۲۲) دارالعلوم حنفیہ قلابہ بمبئی

(۲۳) دارالعلوم محبوب سبحانی کرلا بمبئی

(۲۴) ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد جموں کشمیر

(۲۵) فیض العلوم جمشید پور بہار

(۲۶) جامعہ فاروقیہ بنارس

(۲۷) جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس

(۲۸) تنویر الاسلام امرڈوبھا ضلع سنت کبیر نگر

(۲۹) تدریس الاسلام بسڈیلہ ضلع بستی

(۳۰) انوار القرآن بلرام پور یوپی

(۳۱) چشمۂ رحمت غازی پور

(۳۲) الجامعۃ الاسلامیہ رام پور

(۳۳) دارالعلوم غوث اعظم پوربندر گجرات

(۳۴) دارالعلوم رضویہ قصبہ کیتھون ضلع کوٹہ راجستھان

(۳۵) مدرسہ مدینۃ العلوم بھدوہی یوپی

(۳۶) مدرسہ عربیہ مرزاپور یوپی

(۳۷) جامعہ انوار العلوم تلشی پور

(۳۸) دارالعلوم فاروقیہ مدھ نگر بلرام پور

(۳۹) جامعہ قادریہ پونہ مہاراشٹر

(۴۰) بیت العلوم خالص پور ادری ضلع مئو

(۴۱) جامعہ عربیہ اظہار العلوم جہانگیر گنج امبیڈکر نگر

(۴۲) الجامعۃ الرضویہ مغل پورہ پٹنہ بہار

(۴۳) دارالعلوم قادریہ گلشن برکات رضا نگر اسٹیا تھوک گونڈہ

(۴۴) دارالعلوم محبوب یزدانی بسکھاری امبیڈکر نگر

(۴۵) مدرسہ سید العلوم بڑی تکیہ بہرائچ

(۴۶) دارالعلوم نور الحق چرہ محمد پور فیض آباد

(۴۷) دار العلوم امام احمد رضا رتناگیری مہاراشٹر

(۴۸) مدرسہ فیض العلوم سرائے ترین سنبھل مراد آباد

(۴۹) جامعہ طیبہ شاہ آباد ضلع رام پور

(۵۰) اکرم العلوم مراد آباد

(۵۱) الجامعۃ القادریہ رچھا ضلع بریلی شریف

(۵۲) دار العلوم شاہ عالم احمد آباد گجرات

(۵۳) مدرسہ عزیز العلوم بڑہریا گوپال گنج بہار

(۵۴) دار العلوم حبیبیہ رضویہ گوپی گنج یوپی

(۵۵) دار العلوم ضیاء الاسلام ہوڑہ

(۵۶) دار العلوم منظر حق ٹانڈہ ضلع فیض آباد

(۵۷) فیض العلوم منہداول، ضلع سنت کبیر نگر

(۵۸) دار العلوم قادریہ چریاکوٹ ضلع مئو

(۵۹) اشاعت العلوم پرتاول بازار ضلع مہراجگنج

(۶۰) مدرسہ اسلامیہ برکت العلوم نواری جہانگیر گنج امبیڈکر نگر

(۶۱) دار العلوم قادریہ نوریہ بگھاڑو، سون بھدر یوپی

(۶۲) دار العلوم مینائیہ گونڈہ یوپی

(۶۳) مدرسہ صدر العلوم بڑاگاؤں گونڈہ

(۶۴) مرکز الثقافۃ السنیہ کیرلا

(۶۵) جامعہ سعدیہ عربیہ کیرلا

(۶۶) مدنی عربک کالج ہبلی کرناٹک

(۶۷) جامعہ حنفیہ، رحمت گنج، بستی

تفصیل عمارات الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

قصبہ مبارک پور سے باہر چالیس ایکڑ زمین میں الجامعۃ الاشرفیہ کی متعدد عمارتیں مکمل ہو کر زیر استعمال ہیں۔ ان کا ایک اجمالی تعارف ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

(۱) **سنٹرل بلڈنگ الجامعۃ الاشرفیہ**: کل ۳۱ کمروں پر مشتمل ہے، جس میں ۲۸ کمرے ۳۰×۲۰ کے، اور دو بڑے ہال ۴۰×۳۰ کے اور ایک دار الحدیث ۴۲×۴۲ مربع فٹ کا ہے۔ دار الحدیث کا گنبد زمین سے ۷۰ فٹ بلند ہے۔ یہ پر شکوہ عمارت دو منزلہ ہے

(۲) **دار التحفیظ والتجوید**: اس میں ۲۸ کمرے ہیں۔ ۲۰ کمروں کا سائز ۲۰×۱۵ ہے۔ اور ۸ کمرے ۲۵×۲۰ کے ہیں۔ یہ عمارت بھی دو منزلہ ہے۔

(۳) **عزیزی ہاسٹل**: دو منزلہ ہے جس میں کل چھوٹے بڑے ۱۲۰ کمرے ہیں۔

(۴) **برکاتی ہاسٹل**: اس کی عمارت بھی دو منزلہ ہے جس میں کل چھوٹے بڑے ۲۲ کمرے ہیں۔

(۵) **احسن العلماڈائننگ ہال**: اس میں ۳۰×۱۳۰ کے دو بڑے لمبے ہال ہیں۔ اس کے علاوہ ۸ کمرے اس سے متعلق ضروریات کے لیے ہیں۔

(۶) **ٹیچرس کالونی**: اس کی عمارت بھی دو منزلہ ہے جس میں ۱۲ر فلیٹ ہیں۔ ہر فلیٹ میں ۳ روم ایک مطبخ اور جملہ ضروریات رہائش مہیا ہیں۔

(۷) **عزیز المساجد**: کے نام سے ایک عظیم الشان مسجد ہے۔ جس کا اندرونی حرم ۸۰×۱۷۷ کا ہے۔ پوری مسجد ۵۳۱۴۵ مربع فٹ پر مشتمل ہے۔ ہندوستان کی تین چار سب سے بڑی مسجدوں میں سے ایک یہ ہے۔

(۸) لائبریری: طلبہ کے لیے ایک لائبریری ہے جس میں دو بڑے ہال، آفس اور لائبریرین کے لیے ایک کمرہ دیگر ضروریات کے ساتھ ہے۔

(۹) دار الشفا: گیٹ کے بغل میں دار الشفانام کی عمارت ہے جس میں چھوٹے بڑے ۳ کمرے دیگر ضروریات کے ساتھ ہیں۔پانی کی ٹنکی بھی ہے۔

(۱۰) پاور ہاؤس: یہ ۳ کمروں پر مشتمل ہے۔جس میں ۴ جنریٹر ہیں۔ایک ۶۳ کے وی کا دوسرا ۴۳۱ کے وی کا۔تیسرا ۱۵ کے وی کا۔اور چوتھا ۵ کے وی کا ہے۔

(۱۱) پانی ٹنکی: الجامعۃ الاشرفیہ کی تمام آبی ضرورت کے لیے ایک بہت بڑی پانی کی ٹنکی ہے جو ڈھائی لاکھ لیٹر کی ہے۔اس کے علاوہ ہر عمارت میں ہزار، دو ہزار لیٹر کی ضمنی ٹنکیاں بھی ہیں۔

(۱۲) ٹیوب ویل: جامعہ کی ضرورت کے لیے اس کے گراؤنڈ میں ۴ ٹیوب ویل ہیں جس میں ایک بہت بڑا ہے جو بڑی ٹنکی کی ضرورت پوری کرتا ہے۔اس کے گراؤنڈ میں ایک خوبصورت بڑا حوض بھی ہے۔

(۱۳) روضہ: حضور حافظ ملت کی آخری آرام گاہ روضۂ حافظ ملت بھی ہے۔

(۱۴) پلاٹ: جامعہ اشرفیہ کے مشرقی جانب سڑک پار تقریبا ۶۵۰۰ مربع فٹ کا ایک پلاٹ ہے۔

قصبہ مبارک پور میں اشرفیہ کی زمین اور اس کی عمارتیں

اس سے پہلے جن عمارتوں کا تعارف کرایا گیا ہے وہ قصبہ سے باہر ہیں جہاں اپنے شعبوں کے ساتھ الجامعۃ الاشرفیہ قائم ہے۔ذیل میں ان عمارتوں کا تعارف اور ان زمینوں کی نشاندہی کی جارہی ہے جو آبادی کے اندر ہیں۔

(۱) (باغ فردوس) دار العلوم اہل سنت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور۔یہ عمارت پانچ منزلہ ہے جس کا رقبہ سات ہزار تین سو (۷۳۰۰) مربع فٹ ہے۔جس میں بسمنٹ اور گراؤنڈ فلور پر ۹۰ دکانیں ہیں۔اوپر کی تین منزلوں میں دفتر ماہنامہ اشرفیہ، درجات تحتانیہ، و درجہ حفظ کا ایک سیکشن اور نماز باجماعت کے لیے ایک ہال ہے۔

(۲) باغ فردوس سے قریب جنوبی سمت میں ایک مارکیٹ ہے جس کا رقبہ ۳۵۰۰ مربع فٹ ہے۔یہ دو منزلہ عمارت ہے جس کے حصے میں ۱۳ دکانیں اور اوپر ۳ بڑے ہال ہیں۔

(۳) باغ فردوس سے متصل جنوبی زمین کا رقبہ ۳۰۰ مربع فٹ ہے۔جس پر درجات تحتانیہ کے لیے درسگاہوں کی تعمیر کا کام جلد ہی شروع ہوگا۔

(۴) اشرفیہ مارکیٹ: دو منزلہ عمارت ہے جس میں کل ۵۸ دکانیں ہیں۔

(۵) اشرفیہ مارکیٹ کے شمال میں بھی ایک دو منزلہ عمارت ہے جس میں ۸ دکانیں ہیں۔

(۶) اشرفیہ مارکیٹ کے سامنے پچھم جانب قریب ۳۰۰ مربع فٹ پر مشتمل دو منزلہ عمارت ہے جس میں ۴ دکانیں ہیں۔

(۷) نعمانی دواخانہ والی عمارت بھی دو منزلہ ہے جس میں ۲۰ دکانیں ہیں۔

(۸) اشرفیہ مارکیٹ کے پورب دو منزلہ مارکیٹ ہے جس میں نیچے ۳ دکانیں، اوپر ۲ بڑی دکانیں ہیں۔

(۹) محلہ پرانی بستی میں ایک مارکیٹ ہے جس میں نیچے ۳ دکانیں اور اوپر ایک بڑا کمرہ ہے۔

(۱۰) محلہ کٹرہ میں ایک منزلہ مارکیٹ ہے۔جس میں ۱۸ دکانیں ہیں۔

(۱۱) محلہ پورہ خواجہ میں درجات تحتانیہ کے لیے ۲۵×۲۰ کے چار کمرے، آنگن اور برآمدہ بھی ہے۔

(۱۲) محلہ نوادہ میں ۲ دکان کی ایک عمارت ہے۔

(۱۳) محلہ نوادہ روڈ پر ایک مختصر سی زمین بھی ہے۔

(۱۴) محلہ پورہ دلہن میں ۱۰۰۰ مربع فٹ کی ایک زمین ہے جس میں ایک بڑا ہال ہے۔

(۱۵) محلہ پورہ دلہن میں قریب ۵۰۰ مربع فٹ کی ایک خالی زمین ہے۔

(۱۶) محلہ پورہ خضر میں لب سڑک ایک وسیع و عریض رقبے پر اشرفیہ جونیر ہائی اسکول کی دو منزلہ بڑی عمارت ہے۔ جس کے باہری حصے میں دو کانیں ہیں۔

(۱۷) مدرسہ لطیفیہ اشرفیہ مصباح العلوم قدیم کی جگہ اب ایک دو منزلہ بڑی عمارت ہے جس میں عزیز ملت مولانا عبد الحفیظ سربراہ اعلی و صدر الجامعۃ الاشرفیہ کی رہائش ہے۔ جس کے باہری حصے میں کچھ طلبہ بھی رہتے ہیں۔

(۱۸) جامع مسجد راجہ مبارک شاہ کے قریب جنوبی حصہ میں ایک پرانے طرز کا مکان ہے جس میں اشرفیہ کے دو اساتذہ رہائش پذیر ہیں۔

(۱۹) محلہ پرانی بستی میں جامع مسجد راجہ مبارک شاہ (متعلقہ الجامعۃ الاشرفیہ) کی دو منزلہ وسیع و عریض پر شکوہ عمارت ہے جو قصبہ کی سب سے بڑی جامع مسجد ہے۔

(۲۰) محلہ پورہ رانی میں اشرفیہ نسواں پرائمری اسکول کی دو منزلہ عمارت ہے جس میں ۱۶ ہال ہیں۔

(۲۱) محلہ کٹرہ میں اشرفیہ گرلس ہائی اسکول کی ایک عظیم عمارت ہے جس میں ۱۴ بڑے ہال ہیں۔ جس کا رقبہ تخمینا پچیس ہزار مربع فٹ ہے۔

(۲۲) اشرفیہ گرلس ہائی اسکول کے جنوب میں ۱۱۲۵۰ مربع فٹ کا ایک رقبہ ہے۔

(۲۳) اشرفیہ گرلس ہائی اسکول کے جانب مغرب محلہ کٹرہ میں ۲۳۰۰۰ مربع فٹ کا

ایک بڑا رقبہ ہے۔

(۲۴) محلہ کٹرہ روڈ پر تقریباً ۳۰۰۰ مربع فٹ کا ایک گودام ہے جو چرم قربانی کے کام میں لایا جاتا ہے۔

(۲۵) مبارک پور سرکاری ہاسپٹل کے شمال میں ایک زمین ہے۔

(۲۶) محلہ پورہ رانی میں ایک زمین ہے۔

(۲۷) شہر اعظم گڑھ میں محلہ تکیہ میں واقع ایک دو منزلہ عمارت ہے جس میں نرسری و حفظ کی تعلیم ہوتی ہے۔

(۲۸) جامعہ حضرت نظام الدین اولیا، ذاکر نگر نئی دہلی نمبر ۲۵۔ کی چار منزلہ عظیم الشان عمارت ہے۔ جس میں درجہ تخصص اور جدید عربی ادب و انگلش، اور حفظ و قراءت کی باضابطہ تعلیم جاری ہے۔ اور اراکین جامعہ پانچویں منزل کی تعمیر کے لیے کوشاں ہیں۔

(۲۹) مسجد رضا گلی نمبر ۱۸، ذاکر نگر، نئی دہلی نمبر ۲۵۔ کے قریب ایک زمین ہے۔





جامعہ اشرفیہ کے شعبے

تعلیمی و تربیتی شعبے

(۱) شعبۂ تربیت مدرسین (تدریسی ٹریننگ سنٹر)

(۲) شعبۂ تربیتِ فتوی

(۳) شعبۂ تحقیق:

الف ۔ فقہ حنفی

ب ۔ علوم اسلامیہ

ج ۔ ادب عربی

د ۔ معقولات

(۴) شعبۂ درس نظامی

الف۔ ثانویہ

ب ۔ عالمیت

ج ۔ فضیلیت

(۵) شعبۂ درس عالیہ

الف۔ منشی

ب۔ مولوی

ج ۔ عالم

د ۔ فاضل

ذ ۔ کامل

(۶) شعبۂ حفظ

(۷) شعبۂ تجوید و قراءت

(روایت حفص، قراءات سبعہ و عشرہ)

(۸) پرائمری۔ اول تا پنجم۔ برائے طلبہ

(۹) جونیر ہائی اسکول۔ ششم تا ہشتم برائے طلبہ

(۱۰) ہائی اسکول۔ نہم تا دہم برائے طلبہ

(۱۱) پرائمری۔ اول تا پنجم۔ برائے طالبات

(۱۲) جونیر ہائی اسکول ششم تا ہشتم برائے طالبات

(۱۳) بچیوں کے لیے سلائی کڑھائی ٹریننگ سنٹر

(۱۴) کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر

(۱۵) ڈی، ٹی، پی کمپیوٹر سنٹر

دیگر شعبے

(۱۶) شعبۂ نشریات

(۱۷) مجلس شرعی

(۱۸) ادارۂ تحقیقات حافظ ملت

(۱۹) شعبۂ تعمیر و ترقی

(۲۰) شعبۂ افتا

(۲۱) انجمن اہل سنت واشرفی دار المطالعہ

لائبریریاں

(۲۲) مرکزی لائبریری

(۲۳) شعبۂ افتا کی لائبریری

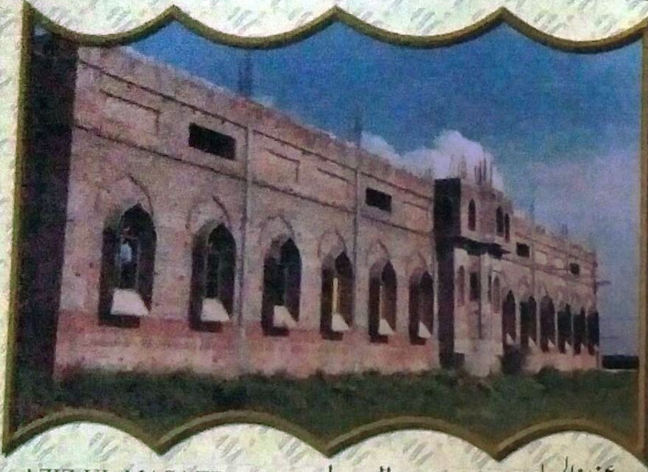
(۲۴) عربی لائبریری

(۲۵) اردو لائبریری

تاریخ اشرفیہ ایک نظر میں

۱۔ مدرسہ اشرفیہ (واقع محلہ پرانی بستی) کی تاسیس	۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۷ء
۲۔ حافظ ملت کی تشریف آوری (۲۹ شوال)	۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۴ء
۳۔ عمارت دار العلوم اشرفیہ (باغ فردوس) کی تعمیر	۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۵ء
۴۔ تاسیس بدست حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۵ء
۵۔ سن وفات حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء
۶۔ انجمن اہل سنت واشرفی دار المطالعہ کی بناء	۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء
۷۔ عمارت دار العلوم اشرفیہ (باغ فردوس) کی تکمیل	۱۳۶۳ھ / ۱۹۴۴ء
۸۔ گولہ بازار زمین کی خریداری	۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۵ء
۹۔ حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا وصال	۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء
۱۰۔ جامع مسجد راجہ مبارک شاہ کی تعمیر جدید	۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۱ء
۱۱۔ سنی دار الاشاعت کا قیام	۱۳۷۹ھ / ۱۹۵۹ء
۱۲۔ فتاوٰی رضویہ جلد سوم (قلمی) کی طباعت واشاعت	۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء
۱۳۔ وصال حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ (سرپرست)	۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء
۱۴۔ اشرفیہ شعبہ نسواں کا افتتاح	۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء
۱۵۔ فتاوٰی رضویہ جلد چہارم (قلمی) کی طباعت واشاعت	۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۷ء
۱۶۔ وفات شیخ محمد امین انصاری مرحوم (صدر اشرفیہ)	۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء
۱۷۔ وصال حضرت مولانا حافظ عبد الرؤف علیہ الرحمہ (نائب شیخ الحدیث)	۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء
۱۸۔ حضرت مولانا شاہ مختار اشرف صاحب کا سرپرستی سے اعلان براءت	۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء
۱۹۔ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کو سربراہ اعلیٰ منتخب کیا گیا	۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء

۲۰۔ الجامعۃ الاشرفیہ (عربی یونیورسٹی) کا سنگ بنیاد	۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء
۲۱۔ کل ہند تعلیمی کانفرنس مبارک پور	۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء
۲۲۔ وصال حضرت مولانا شمس الحق علیہ الرحمہ (مدرس اشرفیہ)	۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء
۲۳۔ دوسری کانفرنس اور دار الاقامہ کا سنگ بنیاد	۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء
۲۴۔ شعبہ نشریات الجامعۃ الاشرفیہ کا افتتاح	۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء
۲۵۔ ماہنامہ اشرفیہ کا اجراء (ماہ صفر، فروری)	۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء
۲۶۔ فتاویٰ رضویہ جلد پنجم کی اشاعت (جون)	۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء
۲۷۔ وصال حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ (شب یکم جمادی الآخرہ)	۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء
۲۸۔ حضرت مولانا عبد الحفیظ صاحب قبلہ کو سربراہ اعلیٰ منتخب کیا گیا	۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء
۲۹۔ افتتاح اشرفیہ شعبہ فوقانیہ (جونیئر ہائی اسکول)	۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء
۳۰۔ برکاتی ہاسٹل (جدید دار الاقامہ) کا سنگ بنیاد	۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۲ء
۳۱۔ افتتاح شعبہ نسواں (اشرفیہ جونیئر ہائی اسکول)	۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۹ء
۳۲۔ ادارہ تحقیقات حافظ ملت کا قیام	۱۴۱۰ھ / ۱۹۸۹ء
۳۳۔ دار الحفظ والتجوید کا سنگ بنیاد	۱۴۱۰ھ / ۱۹۸۹ء
۳۴۔ مدرسہ اشرفیہ (واقع محلہ پرانی بستی) کی تعمیر جدید	۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۱ء
۳۵۔ مسجد جامعہ (عزیز المساجد) کا سنگ بنیاد	۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۱ء
۳۶۔ مجلس شرعی کا قیام	۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۲ء
۳۷۔ ٹیچرس فیملی کالونی کا سنگ بنیاد	۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء
۳۸۔ احسن العلماء ڈائننگ ہال کا سنگ بنیاد	۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء
۳۹۔ اشرفیہ مرکزی لائبریری کا سنگ بنیاد	۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء



عزیز المساجد (جامعہ کی عظیم مسجد) — عزيز المساجد (مسجد الجامعة) — AZIZ-UL-MASAJID (THE GREAT MOSQUE OF JAMIA)



اندرونی منظر عزیز المساجد — منظر داخلي لعزيز المساجد — INTERNAL SIGHT OF AZIZ-UL-MASAJID